الحدیث

پس تم میری سنّت کو اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقہ کو لازم پکڑو، ان کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا، دین میں نئے نئے کام ایجاد کرنے سے بچنا اس لئے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ [ابو داؤد، کتاب السنۃ / ترمذی، کتاب العلم]

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول اللہ

دین کے کام میں آگے بڑھیے، رسالہ برائے ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کیجئے اور دوسروں کو لگوا دیجئے یا کم از کم بتا دیجئے تاکہ وہ اس دینی، علمی تحفہ سے فائدہ اُٹھا سکیں

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

سوواں شمارہ

خصوصی شمارہ

از مدیر

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

آپ کا پسندیدہ رسالہ (ماہ نامہ علم وعمل، لاہور) الحمدللہ سو ماہ (آٹھ سال چار ماہ) میں سو شمارہ مکمل کر چکا ہے۔ سوواں شمارہ (یہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے) الحمدللہ ربیع الاول کے مبارک مہینہ کا بنا اس لئے سیرت کے حوالہ سے 8 زائد صفحات کے ساتھ خصوصی اشاعت کے عنوان سے منظرِ عام پر آ گیا ہے۔

ماہ نامہ علم وعمل لاہور کے اِجراء کے مقاصد:

اِس رسالہ کے نکالنے کی وجوہات میں سے موٹی موٹی اور بڑی بڑی وجوہات یہ ہیں:

(1) اپنا اور مسلمانوں کا ایمان بچانا (2) غیر مسلموں کو ایمان واسلام کی دعوت دینا (3) دینِ اسلام کی اشاعت وتبلیغ کرنا (4) سال بھر کے مختلف موقعوں کے احکامات سے آگاہ کرنا (5) موجودہ اور آنے والی نسلوں کو صحیح گائیڈ کرنا (6) پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنتوں کو پھیلانا اور عمل کی دعوت دینا (7) عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے اقدامات کرنا (8) فحاشی وعریانی کے بڑھتے ہوئے سیلاب میں روک تھام کی کوشش کرنا (9) بدعات، رسومات اور گناہوں سے بچنا اور بچانا (10) دینی معلومات کے ساتھ ساتھ خواتین اور بچوں کے لئے ہر ماہ کے ہر رسالہ میں پسندیدہ مضامین تحریر کرنا۔ (11) دینی علمی تحقیقی مستند باحوالہ مضامین کو شائع کرنا۔

اللہ تعالیٰ کی خصوصی مدد کے ساتھ اس ادارہ سے شائع ہونے والے (عظیم تحقیقی دینی مشن والے) اِس رسالہ کو خود بھی گھر بیٹھے لگوایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دیجئے یہ کوئی بزنس اور کاروبار نہیں ہے اِس رسالہ میں کسی قسم کا کوئی اشتہار شائع نہیں ہوتا، ہر صفحہ بلکہ ہر سطر سے قاری نیا فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ توجہ سے اس رسالہ کو شروع سے آخر تک خود بھی پڑھا کیجئے اور گھر میں موجود افراد کو پڑھنے کا موقع دیجئے بلکہ بچوں بچیوں کو پڑھنے کی تاکید فرمایئے۔

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ بھی **ماہ نامہ علم وعمل لاہور** کے پڑھنے کی اپنے بیانات میں تاکید فرماتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں **ماہ نامہ علم وعمل لاہور** کو پڑھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمادیں آمین ثُمَّ اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ببرکتِ چہار سلسلہ
چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، قادریہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

ماہنامہ علم و عمل لاہور

100

جلد نمبر 9 / شمارہ نمبر 4 — ربیع الاول ۱۴۳۳ھ — فروری 2012ء — CPL NO 200

جناب رسول اللہ ﷺ یہ دُعا کثرت سے پڑھتے تھے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور ہر بار تقریباً تین مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔ [مسند احمد: 13580]

زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، لاہور
رئیس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

مدیر محمد عتیق الرحمٰن
مدرس وخادم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور
ateeqlahore@gmail.com
معاون مولانا محمد طیب الیاس
مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

ببرکتِ دُعا
شیخ المشائخ الحاج حضرت
محمد عشرت علی قیصر صاحب
دامت برکاتہم

آپ اپنے رسالہ "ماہنامہ علم و عمل، لاہور" جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین ومشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھیے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجئے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کے لئے ایک سال کے لئے آپ جاری کرا سکتے ہیں۔

مجلس مشاورت

* حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب، شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی
* مولانا عبدالرحمٰن صاحب، نائب مہتمم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور
* قاری محمد اسحاق صاحب، مدیر ماہنامہ محاسن اسلام، ملتان
* مولانا محمد نوید خان صاحب، مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور
* مولانا محمد عمر فاروق صاحب، مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: مولانا سعید قاسم صاحب — مطبع عکاظ پرنٹر

قیمت فی شمارہ .... 15 روپے

قیمت سالانہ (مع ڈاک خرچ) 200 روپے

پاکستان سے باہر کی ڈاک کے لئے سالانہ =/1500 روپے رکھے گئے ہیں

رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

رقم منی آرڈر کیجئے یا دستی دیجئے

جامعہ عبداللہ بن عمر

23- کلومیٹر فیروزپور روڈ سوا گوجومتہ نزد کاہنہ نو، لاہور — پوسٹ کوڈ نمبر 53100

رابطہ نمبرز
042-35272270
0331-4546365
0302-4143044

Email: www.ibin-e-umar.edu.pk
ilmooaml@gmail.com
aibneumar@yahoo.com

مہر لگائیے یا نام لکھیے

فہمِ قرآن

سورۃ البقرۃ: 105

نبوّت اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے

شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا
محمد سرفراز خان صفدر صاحب
رحمہ اللہ تعالیٰ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ	کَفَرُوْا	مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ	وَلَا الْمُشْرِکِیْنَ	اَنْ
نہیں پسند کرتے وہ لوگ	جو کافر ہیں	اہلِ کتاب میں سے	اور نہ مشرکوں میں سے	یہ کہ

یُّنَزَّلَ عَلَیْکُمْ	مِّنْ خَیْرٍ	مِّنْ رَّبِّکُمْ	وَاللّٰہُ	یَخْتَصُّ
نازل کی جائے تم پر	کوئی خیر	تمہارے ربّ کی طرف سے	اور اللہ تعالیٰ	خاص کرتا ہے

بِرَحْمَتِہٖ	مَنْ یَّشَآءُ	وَاللّٰہُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ
اپنی رحمت کے ساتھ	جس کو چاہتا ہے	اور اللہ تعالیٰ	بڑی مہربانی والا ہے۔

نبوّت ہرایک کو نہیں ملتی:

''نہیں پسند کرتے وہ لوگ جو کافر ہیں اہلِ کتاب میں سے'' یعنی یہودی اور نصرانی،
''اور نہ مشرکوں میں سے کہ اُتاری جائے تم پر کوئی خیر تمہارے ربّ کی طرف سے''۔
وہ کہتے ہیں کہ نبوّت اِس کو ملی ہے ہمیں کیوں نہیں ملی؟ اِس پر فرشتہ اُترتا ہے ہم پر کیوں نہیں اُترتا؟ اللہ تعالیٰ نے اس کا مختصر جواب دیا ''اللہ تعالیٰ خاص کرتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہے'' یہ نہیں ہے کہ ہر ایک کو نبوّت ورسالت مل سکتی ہے۔ ربّ تعالیٰ حکیم ہے، خبیر ہے وہ اپنی حکمت کے مطابق کام کرتا ہے۔ سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام تھے سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں۔

قادیانیوں کا باطل عقیدہ:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے بڑا کوئی نہیں ہوسکتا۔
قادیانیوں کا باطل عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص چاہے تو (نعوذ باللہ) آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے درجے کو بھی پہنچ سکتا ہے۔ بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے درجہ سے آگے بھی نکل سکتا ہے (معاذ اللہ) جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے لڑکے بشیر الدین محمود نے لکھا ہے۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔ گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ نبوّت ایسی چیز ہے کہ بندہ اس کو محنت کے ساتھ حاصل کرسکتا ہے، حالاں کہ ....

بقیہ صـ 29 پر

حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
دریئس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے تین کمال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْ مَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ

ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o [النساء:65]

اس آیت میں فَلاَ کے دو معنیٰ بیان کئے گئے ہیں:

① ایک تو یہ کہ یہ زائد ہے ② دوسرے یہ کہ ہم جو کہہ رہے ہیں اس کے خلاف کہنا ٹھیک نہیں ہے۔ وَرَبِّکَ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تین کمال بیان کئے گئے ہیں:

① پہلا کمال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بڑی شان والے ہیں، اِسی لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ذکر قسم میں کیا گیا ہے۔

② دوسرا کمال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں، کیوں کہ محبوب کو پالا جاتا ہے اور جب آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں تو ہم سب کے بھی محبوب ہیں۔

③ تیسرا کمال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمارے محسن ہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر احسان کیا، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اُمت پر احسان کرنے والے ہیں۔

پہلے کمال کی وجہ سے مؤمنین پر واجب ہے کہ اپنے جھگڑوں کا فیصلہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے کرائیں، کیوں کہ بڑی شان والے سے فیصلے کرائے جاتے ہیں۔

دوسرے کمال کی وجہ سے ہمیں یہ حکم دیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فیصلہ پر ہم تنگی محسوس نہ کریں، کیوں کہ محبوب کے فیصلہ پر تنگی محسوس نہیں کی جاتی۔

تیسرے کمال کی وجہ سے ہم سب مؤمنین کو اللہ تعالیٰ یہ حکم دے رہے ہیں کہ دیکھو! نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمہارے محسن ہیں اس لئے ان کی بات کو مانو اور ان کی پوری پوری پیروی کرو اور ان کی ہر ہر سنت پر پورا پورا عمل کرو اِسی میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔

دنیا میں بھی پورا مؤمن وہی ہے جو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سب سنتوں پر پورا پورا عمل کرے اور آخرت میں بھی اُسی کا درجہ اونچا ہوگا جو سنت کا پابند ہوگا۔

محمد سرور عفی عنہ

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دیں۔ آمین ثم آمین
وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

ترقی ضرور کیجئے، مگر.....؟

مولانا عبدالرحمٰن
بن
حضرت صوفی صاحب

حکیم الأمت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ علمائے اسلام ترقّی سے روکتے ہیں، میں کہتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ عام طور پر لوگ تو عقلی طریقہ سے ترقی کو ضروری ثابت کرتے ہیں اور میں اِسے "شرعی فرض" کہتا ہوں۔

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ [البقرۃ:148]

"ہر قوم کے لئے قبلہ کی ایک جہت مقرر ہے جس کی طرف وہ منہ کرتی ہے
تو تم ایک دوسرے سے بھلائیوں میں آگے بڑھو"۔

ہمیں آگے بڑھنے کا حکم ہے اور یہی "ترقی" ہے، تو ترقی کی ضرورت قرآن شریف سے ثابت ہے بلکہ فَاسْتَبِقُوا امر کا لفظ ہے اور امر کا لفظ یہ تقاضا کرتا ہے کہ یہ ضروری اور لازمی حکم ہے کہ ترقی کرو، بس فرق صرف یہ ہے کہ **لوگ یہ کہتے ہیں** کہ دوسری قوموں (کافروں) کے قدم بہ قدم چل کر ترقی کرو جب کہ **اہل اللہ یہ کہتے ہیں** کہ جس طرح قرآن وسنت کہے اس طرح ترقی کرو، یعنی حلال طریقہ سے آگے بڑھو۔

باقی رہا دنیا کمانا تو وہ خاص شرائط کے ساتھ صرف ضروری ہی نہیں بلکہ تجارت و زراعت شرعی فتوے سے "فرضِ کفایہ" ہے۔ اور فرضِ کفایہ وہ ہوتا ہے کہ بعض کے کرلینے سے باقی لوگوں سے فرض ساقط ہوجاتا ہے۔

حاصل یہ نکلا کہ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ علماء کرام دُنیا کمانے سے منع کرتے ہیں، بھلا فرضِ کفایہ سے کون منع کرسکتا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ اسلام میں مال کمانے کی ممانعت نہیں ہے، حرام کمانے کی ممانعت ہے اور جو حلال مال کمایا جائے اس کے خرچ کرنے کے موقع مقرر فرمادیئے کہاں خرچ کریں اور کہاں خرچ نہ کریں۔

اگر حلال مال تک کمائی محدود رہے، حلال طریقے سے خرچ کریں، ممنوعات میں نہ لگائیں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال رکھیں تو ایسا مالدار بننا جائز ہے البتہ اسراف، ریاکاری، رسم و رواج میں حلال مال بھی لگانا گناہ ہے اس کو ترقی نہیں تنزلی کہا جائے گا۔

حلال غذاؤں کی اہمیت

قرآن و سنت کی روشنی میں

قسط 3

مفتی محمد احسن ظفر صاحب لاہور

بہت سی آیاتِ کریمہ اور احادیثِ مبارکہ میں حلال چیزیں کھانے اور حرام چیزوں سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ آیت (1) یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا o
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! زمین میں جو حلال پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ''۔ [البقرۃ:168]

لفظِ حِل کے اصل معنیٰ گرہ کھولنے کے ہیں، جو چیزیں انسان کے لئے حلال کردی گئیں گویا ایک گرہ کھول دی گئی اور پابندی ہٹادی گئی۔ حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نجات تین چیزوں میں منحصر ہے: (1) حلال کھانا (2) فرائض ادا کرنا (3) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت کا اتباع کرنا۔ (معارف القرآن 411/1)

آیت (2) وَ کُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ o
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو رزق دیا ہے اس میں سے حلال پاکیزہ چیزیں کھاؤ، اور جس اللہ پر تم ایمان رکھتے ہو اس سے ڈرتے رہو''۔ [المائدۃ:88]

آیت (3) یٰٓاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ o
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزوں میں سے (جو چاہو) کھاؤ، اور نیک عمل کرو، یقین رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو مجھے اس کا پورا پورا علم ہے''۔ [المؤمنون:51]

لفظ ''الطَّیِّبٰتِ'' کے لغوی معنیٰ ہیں پاکیزہ، نفیس چیزیں۔ اور چوں کہ شریعتِ اسلام میں جو چیزیں حرام کردی گئیں ہیں نہ وہ پاکیزہ ہیں نہ اہلِ عقل کے لئے نفیس و مرغوب ہیں، اس لئے الطَّیِّبٰتِ سے مراد صرف حلال چیزیں ہیں جو ظاہری اور باطنی ہر اعتبار سے پاکیزہ و نفیس ہیں۔

اس آیت میں یہ بتلایا گیا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو اپنے اپنے وقت میں یہ ہدایات دی گئی ہیں کہ کھانا حلال اور پاکیزہ کھاؤ، دوسرا یہ کہ عمل نیک کرو۔ اور جب انبیاء علیہم السلام کو یہ خطاب کیا گیا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے معصوم بنایا ہے تو ان کی اُمّت کے لوگوں کے لئے یہ حکم زیادہ قابلِ اہتمام ہے اور اصل مقصود بھی اُمتوں ہی کو حکم پر چلانا ہے۔

علماء کرام نے فرمایا ہے کہ ان دونوں حکموں کو ایک ساتھ لانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ حلال غذا کا نیک عمل میں بڑا دخل ہے، جب غذا حلال ہوتی ہے تو نیک اعمال کی توفیق خود بخود ہونے لگتی ہے اور غذا حرام ہو تو نیک کام کا ارادہ کرنے کے باوجود بھی اس میں مشکلات حائل ہو جاتی ہیں۔ جاری ہے

موجودہ حالات خوابِ غفلت سے بیداری کا عندیہ ہیں

خلاصۂ بیان: مفتی اعظم پاکستان حضرت مولٰنا محمد رفیع عثمانی صاحب

بتاریخ: ۸/محرم ۱۴۳۳ھ/04-12-2011 بمقام: جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

گذشتہ کئی سالوں سے اُمّتِ مسلمہ طرح طرح کے مصائب و آلام سے دوچار ہے، خاص طور سے پاکستان کہ ابھی زلزلہ کی تباہی و بربادی کے زخم مندمل بھی نہ ہونے پائے تھے کہ بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں سمندری طوفان نے بستیاں کی بستیاں اُجاڑ دیں۔ ابھی اس آفت سے نبرد آزما نہ ہوئے تھے کہ سندھ میں سیلاب نے تباہی مچادی۔ اور دوسری طرف پنجاب میں ڈینگی بخار کی ایسی وبا پھیلی کہ ہسپتال مریضوں سے بھرتے چلے گئے، بیماریاں بے تحاشا پھیلی ہوئی ہیں، ملک میں بدامنی عروج پر ہے، قتل وغارت کا بازار گرم ہے، معاشی طور پر ملک انتہائی کمزور ہو چکا ہے۔

قابل توجہ بات یہ ھے کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ خود بخود ہو رہا ہے یا اس کے پیچھے کوئی طاقت ہے۔ سائنسی لحاظ سے ان مسائل کے اسباب اپنی جگہ ٹھیک ہوں گے لیکن ان اسباب کے پیچھے بھی کوئی نہ کوئی تو باثر قوّت موجود ہے اور وہ طاقت اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ قرآن مجید ہمیں بتلاتا ہے کہ ان آفات اور مسائل کا سبب کیا ہے چناں چہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ’’آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے کہ وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب اوپر سے بھیجے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا تمہیں مختلف فرقے کر کے ٹکرا دے اور ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھا دے‘‘۔ [الانعام:65]

غور کیجئے! یہ چاروں قسم کے عذاب ہم پر آئے ہوئے ہیں۔ اوپر کا عذاب بارشوں کی صورت میں، نیچے کا عذاب سیلاب اور زلزلوں کی صورت میں۔ پوری قوم جماعتوں اور فرقوں میں بٹی ہوئی ہے ہر طرف قتل و غارت کا بازار گرم ہے مسلمان مسلمان کا اور بھائی بھائی کا دشمن بنا ہوا ہے۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اُوپر سے مراد ظالم اور نا اہل حکمران ہیں اور نیچے والے عذاب سے ان حکمرانوں کے ماتحت غدار، کام چور اور نا اہل بیوروکریسی مراد ہے۔ [تفسیر روح المعانی 365/5]

ہم اس عذاب میں بھی مسلسل کئی دھائیوں سے گرفتار ہیں۔ سرکاری دفاتر میں نا اہل ملازمین کی چہل پہل اور رشوت کے بازار کا گرم ہونا معمول کی بات ہے۔ فرقہ واریت کا یہ عالم ہے کہ پوری قوم بہت سی سیاسی جماعتوں اور مذہبی فرقوں میں بٹ کر رہ گئی ہے، سب مسلمان ہیں لیکن ہر ایک دوسرے کا دُشمن بنا ہوا ہے، ایک دوسرے کی غلطیوں کو خوب اُچھالا جا رہا ہے اور قوم کے درمیان

اتحاد کو ختم کیا جا رہا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

اس طرح اُلجھتے ہیں اہلِ سیاست — کہ اُن کی لڑائی پہ ہنستے ہیں بچے
جب ایک دوسرے کو کہتے ہیں جھوٹا — تو معلوم ہوتا ہے دونوں ہیں سچے

پچھلی قوموں پر بھی عذاب آئے ہیں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم، قومِ ثمود اور قومِ لوط اور قومِ ھود اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم پر، ان سب پر جو عذاب تھا وہ ایسا تھا کہ صرف ایمان والے بچے باقی سب ختم ہو گئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جب تک آپ ان میں ہیں عذاب کے ذریعہ پوری اُمت کو تباہ نہیں کیا جائے گا، پہلی قوموں پر جو عذاب آئے وہ ان کو ختم کرنے کے لیے تھے، ہم پر جو عذاب آتا ہے وہ خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کے لیے آتا ہے کہ تا کہ ہم اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔

آج ہم اپنا جائزہ لیں تو ہم عمومی طور پر گناہوں کے سیلاب میں گھرے ہوئے ہیں۔ ناپ تول میں کمی عام ہے، تاجر ملاوٹ کرتا ہے تو ملازم اپنی ڈیوٹی پوری نہیں کرتا، ڈاکٹر کی نیت خدمتِ خلق کے بجائے پیسہ کمانا ہے، کون سا ایسا طبقہ ہے کہ جس میں کرپشن نہیں، اُوپر سے نیچے تک کرپشن ہی کرپشن ہے۔ گھر گھر سے تلاوتِ قرآن کی آواز سنائی دی جانے کے بجائے ٹی وی، کیبل اور انٹرنیٹ کے اَخلاق سوز گانے گونجتے ہیں اور فحاشی وعریانی کو فروغ مل رہا ہے۔ اسی طرح عورتوں کے حقوق کی پامالی کہ ان کو وراثت سے محروم رکھا جاتا ہے، بیٹی کو باپ کی وراثت نہیں دی جاتی، اور بیوی کو شوہر کی وراثت نہیں دی جاتی۔

سائنس اور ٹیکنالوجی جیسے علوم کا حصول اور ان میں ترقی کرنا ہم نے غیروں کے حوالے کر دیا ہے اور خود ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔ قرآن نے تو کہا تھا ''کہ تمہارے پاس جس قسم کی قوّت ہے اسے دُشمن کے لیے تیار کر کے رکھو''۔ [الانفال:60] آج دُشمن ہمیں للکار رہا ہے۔ افسوس ہے کہ کیوں ہم نے اپنی ٹیکنالوجی کو فروغ نہیں دیا؟ اپنی معیشت کو چلانے کے لیے ہم غیروں کے محتاج ہیں، معاشی طور پر ہم مستحکم کیوں نہیں ہوئے؟ ہم نے انڈسٹری میں ترقی کیوں نہیں کی؟ یہ سب ہماری خامیاں ہیں۔

اب خوب سمجھ لیجئے جب ایسے گناہ ہوتے ہیں تو مصائب بھی آتے ہیں اور بغیر توبہ کے نہیں جایا کرتے۔

آئیے عہد کیجئے کہ ہم اپنی ذمہ داری پوری کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام گناہوں کی مغفرت طلب کریں گے۔ جب اللہ تعالیٰ اس قوم سے خوش ہوں گے تو امن بھی ہوگا، خوش حالی بھی ہوگی اور دُشمن پر غلبہ بھی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اتباعِ سنّت ہی معیارِ عمل ہے

حکیم الاُمّت حضرت مولٰنا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حالاتِ باطنی تو بہت ہیں لیکن ان میں کامل وہی ہے جو سنّت کے زیادہ موافق ہو، بس معیار یہ ہے۔

تشریح: اس ملفوظ میں حکیم الاُمّت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا کہ اصلاحِ باطن میں جو مختلف کیفیات وحالات پیش آتے ہیں ان میں سب سے بہتر درجہ کس کا ہے؟

تو فرمایا کہ حالات وکمالات وکیفیات میں وہی حالت وکیفیت زیادہ قابلِ اعتماد ہوتی ہے جو سنّت کے مطابق ہو۔ حقیقت یہی ہے کہ دین کا دارومدار نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے طریقہ پر ہے۔ حق تعالیٰ کا اعلان ہے کہ:

''تمہارے لئے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی میں اُسوۂ حسنہ ہے''۔ [الاحزاب:21]

یعنی تمہاری وہی چیز معتبر ہے جو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے طریقہ کے مطابق ہو، جو اس کے خلاف ہو وہ معتبر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو نبی بنا کر بھیج دیا، ہم انسانوں میں سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو چُن لیا اور نبی بنا دیا بلکہ نبی الانبیاء بنا دیا، نبوّت اختیاری چیز نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ کے دینے سے نبوت ملتی ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد ہے: اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ [ترمذی:3148]

''مجھے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے روز تمام اولادِ آدم کا سردار بنایا ہے اور یہ بات میں بطورِ فخر نہیں کہتا (یعنی بطورِ شکر کہتا ہوں کیوں کہ فخر گناہ اور شکر عبادت ہے)''۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بھی بہت بڑا احسان ہے کہ ہم کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اُمّت میں پیدا فرمایا، ہم ان کے طریقہ کو سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں یہی ہمارے لئے کمال ہے، ترقی ہے اور یہی ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا ذریعہ ہے کیوں کہ جب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے مقرّب ہیں تو جو اُن جیسا بنے گا اللہ تعالیٰ اس کو بھی قبولیت سے نواز دیں گے۔

اس لئے ہمارے ہر عمل کا معیار نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی ہونے چاہئیں۔ جو کوئی کام ہم کرنے لگیں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ کام کیا ہے تاکہ ہم بھی اس طرح کریں۔

مرسلہ: مولٰنا زین العابدین صاحب، لاہور

اتباعِ سنّت کی برکات

اُمِّ قانتہ، لاہور

قرآن کریم کی بے شمار آیات اور احادیثِ صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّتوں کا اتباع ہی انسان کی مکمل اصلاح کے لئے نسخۂ اِکسیر اور دنیا و آخرت کی ہر کامیابی کا ضامن ہے۔

محمد ﷺ کے طریقے سے قدم جو بھی ہٹائے گا
کبھی رستہ نہ پائے گا کبھی منزل نہ پائے گا

ارشادِ خداوندی ہے: ''تم لوگوں کے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں ایک عمدہ نمونہ تھا (اور ہمیشہ رہے گا)۔ [الاحزاب: 21]

''اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے روک دیں تم رک جایا کرو''۔ [الحشر: 7]

رسولِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا فرمان ہے:

''تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہشات اس (دین) کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لے کر آیا ہوں''۔ [شرح السنۃ، باب ردالبدع والاھواء 98/1]

اِتباعِ سنّت سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں

(1) اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں۔ (2) دل کو قرار اور سکون ملتا ہے۔ (3) روح میں نیکی کی قوّت پیدا ہوتی ہے۔ (4) ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ (5) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبّت، عشق اور قرب نصیب ہوتا ہے۔ (6) رزق میں برکت ہوتی ہے۔ (7) درجات میں ترقی ہوتی ہے۔ (8) نیک لوگوں کے دل میں اس کی محبّت پیدا ہوتی ہے۔ (9) بدکار لوگوں کے دل میں ہیبت واقع ہوتی ہے۔ (10) دین میں پختگی نصیب ہوتی ہے۔ (11) نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ (گلزارِ سنت)

آج سنّت سے دوری کی وجہ سے اُمّت کی کشتی آفات و مصائب، تکالیف اور پریشانیوں کے بھنور میں پھنس گئی ہے، جو آج بھی اُمّت سنّت پر عمل پیرا ہو جائے تو پھر........

مؤمن جو فدا نقشِ کفِ پائے نبی ہو
ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سنتِ نبوی کی کرے پیروی اُمّت
طوفان سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنّت کی اتباع کی توفیق نصیب فرمائے، اور ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موت کے وقت شیطانی حملے اور ان سے بچنے کی تدابیر

از مدیر
ماہ نامہ علم و عمل لاہور

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

ہوشیار رہیے! موت کے وقت قرآن وحدیث کی رو سے شیطان مسلمانوں کو بہکاتا ہے، انسان کا یہ ازلی دشمن اخیر وقت میں ایمان پر چھاپہ مارتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر اِس وقت انسان اپنی خود حفاظت نہیں کرسکتا۔

شیطان کا طریقۂ واردات

1 حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو (مسلمان) قریب الموت ہوں اُن کے پاس رہو اور اُن کو کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو اور اُن کو جنّت کی بشارت دو، کیوں کہ اس وقت میں بڑے بڑے عقل مند مرد وعورت حیران ہوجاتے ہیں، اور شیطان اس وقت انسان کے ساتھ سب وقتوں سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ [کنز العمال:42158]

2 بعض روایات میں ہے کہ جب انسان نزع (جان کَنی) کی حالت میں ہوتا ہے تو دو شیطان اس کے دائیں اور بائیں آکر بیٹھتے ہیں، داہنی جانب والا شیطان مرنے والے کے باپ کی شکل میں آکر کہتا ہے کہ بیٹا! میں تجھ پر مہربان ہوں عیسائیوں کا مذہب اختیار کرکے مرنا اور وہ تمام دینوں میں بہتر ہے، اور بائیں طرف والا شیطان ماں کی شکل میں آکر کہتا ہے کہ بیٹا! میں نے تجھے گود میں پالا ہے میں تجھے نصیحت کرتی ہوں کہ یہود کا مذہب اختیار کرکے مرنا کیوں کہ وہی بہترین مذہب ہے۔ (التذکرۃ للقرطبی 38/1)

3 امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب "الدُّرَّةُ الفاخرةُ فی کشفِ علوم الآخرة" میں لکھا ہے کہ جب انسان جان نکلنے کی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو بڑے بڑے عقلاء وحکماء کی عقلیں اس وقت بے کار ہوجاتی ہیں تو انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان اپنے لشکر کو لے کر پہنچتا ہے اور یہ سب ان لوگوں کی شکلوں میں آتے ہیں جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں اور مرنے والے کے خیر خواہ نیک اور متقی دوست واحباب سمجھے جاتے تھے۔ پھر شیاطین اس سے کہتے ہیں کہ ہم تجھ سے پہلے اس موت کی گھاٹی سے گزر چکے ہیں ہم تجھے خیر خواہانہ مشورہ دیتے ہیں کہ تو یہود کا مذہب اختیار کرلے وہی بہترین مذہب ہے۔ اگر مرنے والے نے ان کی بات نہ مانی تو شیاطین کی

دوسری جماعت اسی طرح دوسرے احباب کی شکل میں آکر کہتی ہے کہ تو نصاریٰ کا مذہب اختیار کرلے۔

الغرض شیطان کا کام بہکانا اور پھسلانا ہے۔

امام ابوجعفر قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ کا واقعۂ وفات امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ کا جب نزع کا وقت شروع ہوا حاضرین نے کہا کہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ** پڑھیے انہوں نے کہا: نہیں! نہیں!، جب افاقہ ہوا تو پوچھنے پر بتلایا کہ دو شیطان میرے سامنے کھڑے تھے، ایک یہ کہہ رہا تھا کہ نصاریٰ کے مذہب پر مرنا، دوسرا کہتا تھا کہ یہود کے مذہب پر مرنا، میں ان کے جواب میں ''نہیں'' کہہ رہا تھا۔ (التذکرۃ للقرطبی 38/1)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کا واقعۂ وفات حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے عبداللہ فرماتے ہیں کہ ابّا جان کی وفات کے وقت میں جبڑا باندھنے کے لئے کپڑا ہاتھ میں لئے کھڑا تھا کہ آپ پسینہ پسینہ ہو جاتے تھے اور ہوش میں آنے پر **لَا بَعْدُ لَا بَعْدُ** فرماتے۔ میرے پوچھنے پر فرمایا شیطان میرے سامنے کھڑا ہے اور دانتوں میں انگلیاں دیئے ہوئے کہہ رہا تھا افسوس اے احمد! تم ہمارے ہاتھ سے چھوٹ گئے۔ میں اس کے جواب میں کہہ رہا تھا **لَا بَعْدُ** کہ ابھی نہیں چھوٹا جب تک موت نہ آجائے، یعنی جب تک سانس باقی ہے میں تیرے مکر و فریب سے غافل نہیں۔ (سیر اعلام النبلاء 341/11)

اسی طرح امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کا موت کے وقت شیطان سے مناظرہ مشہور ہے۔ شیطان کے دھوکہ میں وہی آتا ہے جس کا ایمان کمزور ہو۔ چوں کہ ہمارا ایمان بھی کمزور ہے اس لئے ہمیں ہوشیار رہنا ہوگا اور موت کے وقت شیطانی دھوکہ سے محفوظ رہنے کی تدابیر اختیار کرنی ہوں گی۔

موت کے وقت شیطانی دھوکہ سے بچنے کی تدابیر آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں موت کے وقت شیطانی مکر و فریب سے بچنے کی چند تدبیریں درج ذیل ہیں:

(1) سب سے بڑی تدبیر تو ایمان کی پختگی ہے (2) استقامت اختیار کرے۔

استقامت کے تین درجہ ہیں (1) ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ آخری وقت تک ایمان کی حالت پر قائم رہے (2) درمیانہ درجہ یہ ہے کہ غفلت سے کبھی گناہ ہو جائے تو خوفِ خدا کرتے ہوئے فوراً توبہ کرے (3) اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ تمام گناہوں سے بچے اور تقویٰ اختیار کرے۔

(3) جنابت کی حالت میں تھوڑی دیر بھی بغیر وضو کے نہ رہے۔ (4) اپنے نفس، لباس اور مکان کو ایسی چیزوں سے پاک رکھے جو رحمت کے فرشتے داخل ہونے میں رکاوٹ ہیں مثلاً تصویر، کتا، حالتِ جنابت میں ایک نماز کا وقت قضا کر دینے والا شخص (مرد ہو یا عورت)...... بقیہ صفحہ 15 پر

نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

از حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب قدس سرہٗ

اللہ تعالیٰ نے جس قدر انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا ہے ان کے ناموں کو عزّت اور ادب کے ساتھ پکارنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

''اور ہم نے اُن سے بعد آنے والوں پر لازم قرار دیا ہے کہ وہ ان انبیاء پر سلام کہیں''۔[الصافات:78]

مگر خود ان کے اسماء گرامی میں وقار کا ظہور اس طرح نہیں جس طرح سیدِ دوعالَم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی میں وقار کا ظہور ہوتا ہے، اس لئے کہ **محمد** کا معنیٰ ہی یہ ہے کہ وہ ذات جس کی سب سے زیادہ تعریف کی جائے اور کہی جائے۔

قریشِ مکّہ میں سے کافر لوگ سیدِ دوعالَم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی **محمد** اپنی زبان سے نہ لیتے تھے کہ اس میں تعریف اور مدح ظاہر ہوتی ہے۔ (فتح الباری 407/2)

چوتھی صدی ہجری کے مُحدِّث حافظ ابنِ بکیر البغدادی نے **محمد** اور **احمد** نام کے فضائل پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی میں وہ محبوبیت اور کشش ہے جو دوسرے کسی نام میں نہیں، آج دنیا میں جس نام کو عزّت، محبّت اور کثرت سے لیا جاتا ہے وہ صرف اور صرف اسمِ **محمد** ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اہلِ مکّہ کے ہاں یہ بات مشہور ہے کہ جس گھر میں **محمد** نام والا ہوتا ہے وہ گھرانہ پھلتا پھولتا ہے اور اُن کو اور اُن کے پڑوسیوں کو رزق زیادہ دیا جاتا ہے۔ (الشفاء 105/1)

سمرقند کے شہر ''ماکردین'' میں ایک قبرستان کا نام ''مَقْبَرَۃُ الْمُحَمَّدِیْن'' ہے یعنی اس قبرستان میں صرف ان ہی مردوں کو دفن کیا جاتا تھا جن کا نام **محمد** ہو، چناں چہ چھٹی صدی ہجری تک اس قبرستان میں 400 سے زیادہ صاحبِ تصنیف وافتاء اہلِ علم مدفون تھے۔

جب 593ھ میں شیخ الاسلام برہان الدین مرغینانی ''صاحبِ ہدایہ'' کا انتقال ہوا تو ان کو بھی اس قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہ دی گئی کیوں کہ ان کے نام میں **محمد** کا مبارک کلمہ نہیں تھا چناں چہ ان کو اس قبرستان کے قریب ہی باہر دفن کیا گیا۔ (الجواہر 4/1، مقدمۃ الھدایۃ ص 2)

ہے یہ وہ نام خاک کو پاک کرے نکھار کر
ہے یہ وہ نام خار کو پھول کرے سنوار کر

ہے یہ وہ نام ارض کو کردے سماء ابھار کر
اکبرؔ اسی کا ورد تو صدق سے بے شمار کر

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ

حدیث: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتے ہیں۔[مسلم: 939]

"صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم" پورا لکھئے اور پڑھئے

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ "القول البدیع" میں لکھتے ہیں کہ جیسا کہ آپ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا نام نامی لیتے ہوئے زبان سے درود پڑھتے ہیں اسی طرح نام مبارک لکھتے ہوئے بھی درود شریف لکھا کیجئے کیوں کہ آپ کے لئے اس میں بہت بڑا ثواب ہے اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جس کو علمِ حدیث پڑھنے لکھنے والے کثرت سے حاصل کر سکتے ہیں۔

علماء کرام نے اس بات کو مستحب بتایا ہے کہ اگر تحریر میں بار بار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا نام مبارک آئے تو بار بار درود شریف لکھے اور پورا درود لکھے اور جاہلوں کی طرح "صلعم" وغیرہ الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کسی کتاب میں مجھ پر درود بھیجے فرشتے ہمیشہ اس پر درود بھیجتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا"۔ (القول البدیع ص: 189)

علماء کہتے ہیں کہ "کتاب کا لفظ عام ہے رسالہ ہو یا کوئی دیگر تالیف وتحریر۔ (مطالع المسرات ص: 21)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم" پورا لکھنا چاہئے کہ سلفِ صالحین سے یہی طریقہ چلا آرہا ہے اور لکھتے وقت اختصار کرکے "صلعم" نہ لکھے اس لئے کہ یہ محروم لوگوں کا کام ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص: 196)

از ابو سمیہ، لاہور

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں لکھتے ہیں: جو اس سے غافل ہوا (یعنی پورا درود لکھنے کے بجائے اشارہ پر اکتفاء کیا) وہ اجرِ عظیم سے محروم رہا اور اس سے بڑا فضل فوت ہوا۔ (شرح النووی علی مسلم 39/1)

صاحبِ روح البیان لکھتے ہیں "حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اسمِ گرامی کے لئے اشارہ اور کنایہ کرنا مکروہ ہے، بایں طور پر کہ صرف دو حرفوں پر اکتفاء کرے جیسے "عم" (یعنی علیہ السلام) اور جیسے "صلعم" (یعنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم)۔ (تفسیر روح البیان 228/7)

اسی طرح انگریزی خواں محمد Muhammad کے مکمل اسپیلنگ لکھنے کے بجائے صرف Mohd لکھتے ہیں یہ بھی شدید محرومی کی بات ہے۔

اور یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ جب بھی لفظ "محمد" یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی اسمِ گرامی کسی شخص کا یا کسی دیگر شے (مثلاً کسی ادارہ وغیرہ) کا نام رکھا جائے وہاں درود شریف نہ پڑھنا ہے نہ لکھنا ہے اور نہ ہی ان اسماء پر ص، عم، صلعم وغیرہ کا نشان لگایا جائے۔

زندگی کے ہر گوشہ میں نمونۂ کامل

مولانا محمد شریف صاحب، لاہور

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں میں کامل انسان تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر گوشہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کا ہر رُخ ہمارے لئے زندگی گزارنے کا بہترین لائحۂ عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انسانوں میں پیدا کیا اور انسانوں کی طرح پیدا کیا اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انسانوں کی طرح ہی اپنی پوری زندگی گزاری، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹے بھی تھے اور باپ بھی، شوہر بھی تھے اور بھائی بھی، عمر میں چھوٹے بھی تھے اور بزرگ بھی، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تجارت بھی کی اور جنگیں بھی لڑیں، حکمرانی بھی کی اور محنت کشی بھی۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر حیثیت سے شاہراہِ حیات پر ایسے نقوش چھوڑ گئے جو قیامت تک نمونہ اور معیار بنے رہیں گے۔

1 چناں چہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قابلِ تقلید نمونہ ہے''۔ [الاحزاب:21]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرتِ مقدسہ اپنی ظاہری و باطنی وسعتوں کے لحاظ سے کوئی شخصی سیرت نہیں، وہ کسی شخصِ واحد کا دستورِ زندگی نہیں، بلکہ جہانوں کے لئے ایک مکمل دستورِ حیات ہے، جوں جوں زمانہ ترقی کرتا چلا جائے گا اسی حد تک انسانی زندگی کی درستگی و توازن کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی ضرورت شدید سے شدید تر ہوتی چلی جائے گی۔

2 نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے معجزانہ ارشادات میں سنّتِ مقدسہ کی شرعی حیثیت یوں واضح فرمائی: ''جس نے میری سنّت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا''۔ [ترمذی:2678]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنّتوں کا ساتھ اور قرب حاصل کرنے کا طریقہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنّتوں سے محبّت کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔

3 ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا ''جو شخص میری اُمّت کے بگاڑ اور فساد کے زمانہ میں میری سنّت کو مضبوطی سے پکڑے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا''۔ [طبرانی اوسط:5414]

تو آج کے اس پُرفتن دور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّتیں ہی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں اور سینکڑوں شہیدوں کا ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اور جو ان سے اعراض کرے گا وہ ہمیشہ

اور ہم نے آپ پر ذکر (قرآن) اُتارا تاکہ آپ کھول کر بیان کریں لوگوں کے سامنے جو اُن کی طرف اُتارا گیا۔ [النحل:44]

کے لئے خسارہ اور نقصان میں رہے گا۔

4 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جس نے میری سنّت سے اعراض کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔ [بخاری:4776، مسلم:1401]

اس کے علاوہ تمام تر اختلافات کا حل بھی اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ میں رکھا ہے۔

5 چناں چہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف کو دیکھے گا پس ان حالات میں تم پر میری سنّت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنّت کی پیروی لازم ہوگی''۔ [مسندِ احمد 17184، ابوداؤد: 4607]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر قسم کے اختلاف میں ہمیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنّت کی طرف رجوع کرنا ہوگا کیوں کہ یہ دونوں چیزیں ہی ہمارے لئے معیار ہیں اور ان کے اندر ہمیں تمام اختلافات کا حل مل جاتا ہے۔ چناں چہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس نمونۂ کامل پر عمل کرکے دکھلا دیا، وہ دنیا کے کامیاب ترین انسان بنے تو اسی سنّت کی بدولت۔ **حاصلِ کلام** یہ ہے کہ ربیع الاول کا یہ مبارک مہینہ ہمیں صرف میلاد نہیں بلکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری زندگی اور نبوّت کے تمام پہلوؤں کو ضبط حیات میں لانے کی دعوت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نمونۂ کامل کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

بقیہ .... موت کے وقت شیطانی حملے اور بچنے کی تدابیر

اور بجنے والا زیور (مشارق الانوار للحمزادی: 10) 5 والدین کی مکمل فرماں برداری کرے کیوں کہ نافرمانی کی صورت میں بُری (حالتِ کفر میں) موت کا شدید خطرہ ہے 6 مرنے والے کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی تلقین کی جائے، جس کی صورت یہ ہے کہ اس کے سامنے ہلکی آواز سے کلمہ پڑھا جائے اور اس سے یہ نہ کہا جائے کہ تو کلمہ پڑھ۔ 7 مرنے والے کے پاس کچھ قرآن کریم پڑھا جائے بالخصوص سورۂ یٰسین۔ جناب رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی میت کے پاس سورۂ یٰسین پڑھی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر آسانی فرما دیتے ہیں۔ [مسندِ احمد: 17010]

امام شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب ''مختصر تذکرۂ قرطبی'' میں فرماتے ہیں کہ علماء کرام کا اس بات میں اتفاق ہے کہ خاتمہ اسی شخص کا خراب ہوتا ہے جو پہلے سے باطنی گناہوں پر اصرار کرتا ہو یعنی کبیرہ گناہوں کی پرواہ نہ کرتا ہو۔ جو پہلے سے نیک ہو اس کا خاتمہ خراب ہوتے نہیں دیکھا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہم سب کا خاتمہ کامل ایمان پر فرمائے آمین ثم آمین۔

سیرت کانفرنسیں اور جلسے... عملی سبق لیجیے

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

سیرتِ طیبہ کی خاصیّت یہ ہے کہ اگر اسے صحیح جذبے اور صحیح طریقے سے سنا اور سنایا جائے تو اس کا ایک ایک لفظ زندگیوں میں انقلاب برپا کرنے کے لیے کافی ہے، لیکن مشاہدہ یہ ہے کہ ہم سالہا سال سے ربیع الاول کے مہینہ میں نہایت دھوم دھام سے سیرت کانفرس اور جلسے منعقد کرتے ہیں لیکن ہماری زندگی میں ان اجتماعات کا کوئی معمولی اثر بھی ظاہر نہیں ہوتا۔

غور طلب بات یہ ہے کہ کیا ان کانفرنسوں کے منعقد ہونے کے بعد کانفرنس کے معزز مقالہ نگار و مقررین اور سامعین حضرات میں سے کسی نے اپنی عملی زندگی، اپنے عادات واطوار، اپنے کردار و عمل، اپنی سیرت وصورت، اپنے طرزِ معاشرت، لباس و پوشاک، وضع وقطع غرض کسی چیز میں کوئی تبدیلی کبھی پیدا کی ہے؟ انتہائی حسرت اور افسوس اور غیرت وشرم کا مقام ہے کہ جب کبھی اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر اس سوال کا جواب تلاش کرتے ہیں تو ہمیشہ جواب نفی میں ملتا ہے، لہٰذا ہمارے لئے سب سے بڑا لمحۂ فکریہ یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو سیرتِ طیبہ زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے آئی تھی اور جس نے صدیوں تک یہ انقلاب پیدا کر کے دکھایا، آج اسی سیرت کے نام پر منعقد ہونے والی زرق برق مجلسیں اس قدر بے اثر کیوں ہو کر رہ گئیں ہیں؟ اگر ہمارا اس بات پر ایمان ہے اور یقیناً ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ اس روئے زمین پر شرافت اور انسانیت کا سب سے جامع مکمل اور دلکش نمونہ ہے، تو پھر ہماری سیرت کانفرنسوں کے بے اثر ہونے کی کوئی وجہ اس کے سوا نہیں ہو سکتی کہ ان کانفرنسوں کو منعقد کرتے وقت ہمارا مقصود ہماری نیّت، ہمارا جذبہ اور ہمارا طریقِ کار درست نہیں ہوتا، ہم یہ کانفرنسیں اس لئے منعقد نہیں کرتے کہ ان سے کوئی عملی سبق حاصل کریں، بلکہ ہم ان بے دین قوموں کی ریس میں شامل ہونا چاہتے ہیں جن کا مذہب صرف اپنے آباء واجداد کے نام پر کچھ تہوار منا لینے سے عبارت ہے۔ ہم ان کانفرنسوں میں اس غرض سے شریک نہیں ہوتے کہ سیرتِ طیبہ کی روشنی میں اپنی زندگیوں کا جائزہ لے کر عملی گمراہیوں اور غلطیوں کا سدِّ باب کریں اور اپنے اندازِ زندگی کو بدلیں گے۔ **کاش!** جس ذاتِ عالی صفات کی سیرت پر یہ سارا زبانی جمع خرچ کیا جا رہا ہے ان کے اُسوۂ حسنہ کو علم وعمل، اَخلاق و کردار اور تہذیب ومعاشرت کے دائرہ میں عملی طور پر اپنانے کی بھی کسی بندۂ خدا کو توفیق ہو جائے۔

پیغمبری... کے فرائض اور مقاصد

از افادات:
حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ

''پیغمبری'' خالق اور مخلوق کے درمیان پیغام رسانی کا نام ہے۔ پیغمبر اللہ تعالیٰ سے وحی کا فیض لیتا ہے اور مخلوق کو پہنچاتا ہے۔ پیغمبر کی تمام عمر گناہوں سے یکسر پاک ہوتی ہے۔ پیغمبر کا تعلق عالمِ قدس وملکوت کے ساتھ جُڑا رہتا ہے۔ اس پر فرشتہ پیغامِ الٰہی لے کر نازل ہوتا ہے۔ پیغمبر خدا تعالیٰ کی اجازت سے معجزات دکھاتا ہے۔ پیغمبر کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ اس کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے بہہ نکلتے ہیں، اسے درخت سجدہ کرتے ہیں، (ان کا سجدہ تکوینًا ہے، غیر مکلّف ہونے کی وجہ سے محلِ اشکال نہیں) شجر، حجر پیغمبر کو سلام کرتے ہیں۔ پیغمبر ایسی کتاب لاتا ہے جس کی مثل لانے سے اوّلین وآخرین جنّ وانس عاجز ہیں۔ پیغمبر ایک شریعت پیش کرتا ہے اور عالم کو نورِ علم وایمان سے منور کر دیتا ہے۔ کافروں سے کفر اور جاہلوں سے جہل کا مرض نکال دیتا ہے۔ وہ دور والوں کو نزدیک لے آتا ہے اور گمراہوں کو راہِ راست پر لے آتا ہے وہ ظاہر و باطن اور صورت وسیرت کی تمام خوبیوں میں تمام انسانوں سے بالاتر اور بڑھ کر ہوتا ہے، کوئی شخص بھی اس کی کسی خوبی میں مشابہ نہیں ہوتا۔ پیغمبر کے لئے ایک اُمّت ہوتی ہے جو صلاح وفلاح اور زیورِ محبّت و اعتقاد کے ساتھ آراستہ پیراستہ ہوتی ہے۔ اس کے محبّت یافتہ علم وعمل، زہد وتقویٰ اور نورانیت میں سب سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ پیغمبری محض دعویٰ یا غلبۂ سلطنت اور شان وشوکت کا نام نہیں ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

درود شریف میں کوتاھی کی تلافی

حکیم الاُمّت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا حق العبد و حق اللہ دونوں ہیں۔ لہٰذا اس میں کوتاہی کرنے کا گناہ صرف توبہ سے معاف نہ ہوگا کیوں کہ یہ حق العبد بھی ہے بلکہ اس کی تلافی توبہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنے سے ہوگی۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ کوتاہی ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ سے توبہ بھی کرے (حق اللہ ہے) اور آئندہ درود کی خوب کثرت کرے یہاں تک کہ دل گواہی دے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو گئے ہوں گے۔ (وعظ: عصم الصنوف... فضائل صوم وصلاۃ، 488)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمت پر حقوق

مرسلہ: ابو امامہ، لاہور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اُمت پر بڑے بڑے حق تین ہیں:۔

(1) **اطاعت واتباع**: اتباع کے معنیٰ ہیں پیروی کرنا اور اطاعت کے معنیٰ ہیں بات ماننا۔ اتباع کا تعلق آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افعال واعمال سے ہے اور اطاعت کا تعلق آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکامات اور ارشادات سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع واطاعت کا حکم دے کر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور افعال دونوں کو حتمی حجت (دلیل) اور واجب العمل قرار دیا ہے۔ (2) **محبّت**: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکامات کا ایسا اتباع مقصود نہیں جیسے عام دنیا کے حُکّام کا اتباع مجبوراً کرنا پڑتا ہے بلکہ وہ اتباع مقصود ہے جو عظمت ومحبّت کا نتیجہ ہو، یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت ومحبّت دل میں اتنی ہو کہ اس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اتباع پر مجبور ہو۔ (3) **عظمت**: اُمّت پر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم وتوقیر اور ادب واحترام کو بھی لازم قرار دیا ہے۔

ویلنٹائن ڈے (رَسمِ بَد)

مشرف دور کی شروع کی ہوئی خرافات میں سے ایک رسمِ بد "ویلنٹائن ڈے" کا آغاز بھی تھا۔

یہ دن 14 فروری کو منایا جاتا ہے، لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے کو پھول دیتے ہیں، محبت بھرے sms کرتے ہیں۔ محبت کے جذبات سے بھرپور تحریروں والے مبارک باد کے کارڈز دیتے ہیں۔ اخبارات میں عشقیہ پیغامات تک تحریر کیئے جاتے ہیں۔

یاد رکھیئے! یہ ایک اُخلاق برباد کرنے والا مغربی تہوار ہے، جس سے فحاشی کو فروغ ملتا ہے، اسلامی حدود پامال ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی کا فروغ ہو وہ دنیا وآخرت میں سخت سزا کے مستحق ہیں"۔ [النور:19]

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے: "شوہروں کی غیر موجودگی میں عورتوں کے پاس نہ جاؤ کیوں کہ شیطان تمہارے اندر خون کی طرح گردش کر رہا ہے"۔ [ترمذی 1172]

ویلنٹائن ڈے میں ان سب پابندیوں اور جکڑ بندیوں کو توڑ کر بے حیائی کی تمام حدیں پار کر لی جاتی ہیں، لہٰذا اس تہوار کا منانا حرام ہوا۔

کشکول... قارئینِ کرام کے مراسلوں سے مزین

اسلام کا طرزِ عمل

مفکرِ اسلام حضرت مولانا ابو الحسن علی ندوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

جو چیز سرکش مادیت میں اعتدال پیدا کر کے اس کو ایک معتدل زندگی میں تبدیل کر سکتی ہے وہ صرف ایسا روحانی دینی و اَخلاقی حکیمانہ نظام ہے جو انسان کی فطرتِ سلیمہ کے عین مطابق ہو اور اس بات کے درپے نہ ہو کہ وہ فطرت کو بالکل تبدیل کر دے، اس کا مقصد اس کا ازالہ (مٹا دینا) نہ ہو بلکہ اِمالہ (پھیر دینا) ہو، وہ اس کا رُخ شر سے خیر کی طرف تبدیل کر دے۔ اسلام کا طرزِ عمل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ مبارکہ یہی ہے۔ عرب بہادر و جنگ جو تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شجاعت کو سرد نہیں کیا بلکہ صرف قبائلی خانہ جنگی اور جاہلی جذبۂ انتقام سے اس کو موڑ کر جہاد فی سبیل اللہ اور کلمہ کی بلندی کی طرف پھیر دیا۔ عرب فیّاض اور عالی حوصلہ تھے لیکن ان کی فیاضی اور عالی حوصلگی فخر و ناموری میں صرف ہوتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو راہِ خدا میں خرچ کرنے پر لگا دیا غرض یہ کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی خصائص و اَخلاق کو اسلامی سانچہ میں ڈھال دیا اور ان کو مفید اور کار آمد بنا دیا۔ (انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ص:213-214)

مرسلہ مولانا محمد عمر فاروق صاحب، لاہور

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اُمت پر احسان

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دین کے حامل ہیں، جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا کو، دین کے ایک ایک جزو کو، قرآن کے نزول کی ہر ہر کیفیت کو محفوظ کر کے دوسروں تک پہنچایا، اگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نہ ہوتے تو نہ قرآن محفوظ ہوتا اور نہ حدیث محفوظ ہوتی، نہ دین محفوظ ہوتا، نہ شریعت محفوظ ہوتی، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اُمّت پر کس قدر احسانِ عظیم ہے جس کا تصوّر نہیں کیا جا سکتا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تذکرہ کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت میں جو آراستگی، جو حسن و جمال اور علم و عمل کا کمال پایا جاتا ہے اس کا مکمل ظہور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی وجہ سے ہے کہ کس طور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تربیت کی، کس طور پر ان کی اصلاح کی اور کس طرح آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نورِ ہدایت سے ان کے دل و دماغ کو منور کر دیا۔

(از افاداتِ حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب، سوانح مفتی ولی حسن، ص:148) **مرسلہ:** ام قانتہ۔ لاہور

تقابلِ معجزاتِ انبیاءِ کرام علیہم السلام

از مدیر ماہ نامہ علم و عمل، لاہور

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

جو معجزات اور کمالات اور فضائل دوسرے انبیاء علیہم السلام میں موجود تھے اُن سب کی مثالیں بلکہ اُن سے بھی بڑھ کر تمام معجزات و کمالات اور فضائل ہمارے پیارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی ذات میں جمع ہیں۔ اس تقابل سے ہمارے پیارے نبی خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی افضلیت و عظمت خوب ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے اِس مضمون میں بطورِ مثال دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کے چند معجزوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کو اس سے بہتر نوازا جانا ذکر کیا جاتا ہے۔ (1) حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے (عظمت کا) سجدہ کیا جب کہ ہمارے پیارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم پر اللہ تعالیٰ، فرشتے، اور مؤمنین بھی درود و سلام بھیجتے رہتے ہیں یہی سلسلہ قیامت تک کے لیے ہے جب کہ آدم علیہ السلام کو صرف ایک مرتبہ سجدہ کیا گیا وہ بھی بقول امامِ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کے آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نورِ محمدی تھا اس لئے سجدہ کیا۔ (تفسیرِ کبیر 980/1) (2) حضرت ادریس علیہ السلام کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اُٹھایا جب کہ خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج میں آسمانوں کے اوپر مقام قَابَ قَوْسَیْنِ تک اُٹھایا۔ (3) حضرت نوح علیہ السلام کی خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ پر ایمان لانے والوں کو غرق ہونے سے نجات دی جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی برکت سے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت اجتماعی عذاب سے محفوظ رہی۔ (4) حضرت ہود علیہ السلام کی مدد کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہوا بھیجی جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے غزوۂ خندق کے موقع پر ہوا کے ذریعہ میری مدد کی اور قومِ عاد عذاب میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوئی۔ (خصائص کبریٰ 230/1)

(5) حضرت صالح علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے پتھر میں سے اونٹنی نکالی۔ جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی فرماں برداری کرتے ہوئے اونٹ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے گفتگو کی اور مالک کی شکایت بھی کی وغیرہ۔ (6) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے آگ کو ٹھنڈا کر دیا۔ جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کے نور کی برکت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہوئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم ان کی

پشت میں تھے اس لئے ابراہیم علیہ السلام کیسے جل سکتے تھے۔[طبرانی] نیز ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری پر فارس کی آگ جو ہزار سال سے نہ بجھی تھی وہ بجھ گئی۔ 7 حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ کہتے ہیں جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کو حبیب اللہ کہتے ہیں۔ یعنی درجۂ محبت، درجۂ خِلت سے کہیں بڑھ کر ہے۔ 8 حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے بت توڑے جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اردگرد اوراوپر جو تین سو ساٹھ بت نصب تھے صرف ایک لکڑی کے اشارہ سے ایک ایک کر کے گرادیئے۔ 9 حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ بنایا جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے بھی خانہ کعبہ بنایا اور حجرِ اسود کو اس کی جگہ پر رکھ دیا تاکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی اُمّت کے لوگ وہاں سے طواف شروع کیا کریں۔

10 حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جب ان کے والد ماجد ذبح کرنے لگے تو آپ نے صبر کیا جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کا شقِ صدر (سینہ چاک کیا جانا) چار مرتبہ پیش آیا: 1 حالتِ رضاعت میں 2 دس سال کی عمر میں 3 غارِ حرا میں 4 شبِ معراج میں حالاں کہ ذبحِ اسماعیل وقوع میں نہ آیا بلکہ ان کی جگہ دنبہ ذبح کیا گیا۔

11 حضرت یعقوب علیہ السلام کو جب خبر دی گئی کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا ہے تو آپ نے بھیڑیئے کو بلا کر پوچھا بھیڑیا بولا میں نے یوسف علیہ السلام کو نہیں کھایا۔ (خصاص کبریٰ 182/2)

جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم سے بھی بھیڑیئے نے کلام کیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی نبوّت کی شہادت دی۔ لوگ حیران تھے کہ بھیڑیا آدمی کی طرح بول رہا ہے۔ نیز بیہقی کی روایت میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے جس میں ایک ہرنی کی گفتگو اور شکایت کا پورا قصّہ میں نے خود سنا ہے جو ہرنی جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم سے باتیں کر رہی تھی نیز آخر میں جاتی ہوئی یہ کہہ رہی تھی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور وہ جنگل میں سُبحَانَ اللّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتی پھرتی تھی۔ 12 حضرت یعقوب علیہ السلام یوسفِ علیہ السلام کی جدائی میں مبتلا رہے یہاں تک کہ غم کے مارے آپ کی آنکھیں سفید ہوگئیں، قریب تھا کہ آپ ختم ہوجاتے جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم بھی اپنے صاحب زادہ ابراہیم کی ہمیشہ کی جدائی میں مبتلا ہوئے مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے صبر کیا حالاں کہ اس وقت اور کوئی صاحبزادہ نہ تھا اور نہ بعد

میں ہوا۔ (13) حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بڑا حسن و جمال عطا فرمایا جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کو ایسا حسن عطا ہوا جو کسی کو نہیں ملا۔ (14) حضرت یوسف علیہ السلام خوابوں کی تعبیر بتایا کرتے تھے جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم سے خوابواں کی تعبیر کی بہت سی مثالیں احادیث میں لکھی ہوئی ہیں۔ یوسف علیہ السلام کے متعلق قرآن پاک میں صرف تین خوابوں کی تعبیر آئی ہے۔..... (15) حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والدین اور وطن کی جدائی میں مبتلا ہوئے جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے بھی اپنے اہل اور رشتہ داروں اور بہت سے دوستوں اور ہم وطنوں کو چھوڑ کر ہجرت فرمائی۔

(16) حضرت ایوب علیہ السلام بڑے صابر تھے جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کے حالات میں ساری زندگی ایسا صبر رہا جس کی کائنات میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ (17) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یدِ بیضاء (ہاتھ کا روشن ہونا) عطا ہوا جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی پشت مبارک پر مہرِ نبوت تھی اس کے علاوہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ والہ وسلم سر سے پاؤں تک نور ہی نور تھے۔ (18) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا سے قارون زمین میں دھنسا جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی دعا سے سراقہ کا گھوڑا زمین میں دھنسا۔ (19) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی مار کر پتھر سے پانی جاری کر دیا جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی جاری کر دیا۔ یاد رہے کہ پتھر کی بہ نسبت انگلی سے پانی نکلنا عجیب ہے۔ (20) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایسی لاٹھی عطا ہوئی جو سانپ بن جاتی تھی جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی جدائی میں حنانہ کا ستون جو کھجور کا ایک خشک تنا تھا رویا اور اس سے بچے جیسی آواز نکلی۔ (21) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور پر اپنے ربّ سے گفتگو کی جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے عرش پر اپنے ربّ سے گفتگو کی اور دیدارِ ربانی سے مشرف ہوئے جب کہ موسیٰ علیہ السلام بوقتِ دیدار بے ہوش گئے تھے۔ (22) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی سے دریا میں راستہ بنایا جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے صرف شہادت کی انگلی سے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔ (معجزائے کلیم تو زمین پر تھا اور یہ آسمان پر) وہاں لاٹھی کا سہارا تھا یہاں صرف انگلی کا اشارہ تھا۔ (23) حضرت یوشع علیہ السلام کے لئے سورج ٹھہرا دیا گیا جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کے لئے بھی آفتاب غروب ہونے سے روکا گیا

(24) حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑ تسبیح پڑھتے تھے جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کے دستِ مبارک میں سنگریزوں نے تسبیح پڑھی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سنتے رہے حتیٰ کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھوں میں آکر بھی وہ کنکریاں تسبیح پڑھتی رہیں۔ (25) حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے پرندے مسخر کئے گئے جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کے لئے پرندوں کے علاوہ حیوانات اونٹ، بھیڑیئے، شیر، بکری، ہرن وغیرہ مسخر کئے گئے۔ (26) حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کے لئے شبِ معراج میں صخرہ بیت المقدس بہت نرم ہو گیا تھا جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے اس سے اپنا براق باندھا۔ (دلائل النبوۃ) (27) حضرت داؤد علیہ السلام نہایت خوش آواز تھے جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم بھی نہایت خوش آواز تھے۔ [ترمذی] (28) حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملک عظیم عطا ہوا جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ نبوّت کے ساتھ ملک لے لیں یا عبودیت۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے عبودیت کو پسند فرمایا۔ (29) حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے تخت کو جہاز کی طرح جہاں چاہتے اُڑا کر لے جاتے تھے۔ جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کو شبِ معراج میں براق عطا ہوا جو ہوا سے تیز تھا نیز اس اُمّت میں ادنیٰ سے ادنیٰ اُمّتی بھی جہاز کی سیر یں کر رہا ہے۔ (30) حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے جنات آ گئے تھے جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم پر جنات بخوشی ایمان لائے اور قیامت تک کے جنوں کے لئے آپ کی شریعت جاری ہے۔ (31) اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام پرندوں کی بولی سمجھتے تھے جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم جانوروں کی ہی نہیں بلکہ پتھروں اور ستونوں کی بھی بولی سمجھتے تھے۔ (32) حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ اور اندھوں کو بینا کر دیتے تھے جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے بھی مردوں کو زندہ اور اندھوں کو بینا کیا ہے اور بہت بڑھ کر کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ (مواہب لدنیہ) (33) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مٹی سے پرندہ بنا دیا جب کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے بدر میں خشک لکڑی کو مضبوط لمبی تلوار بنا دیا۔ (34) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گود میں لوگوں سے بات کی جب کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے بھی ولادت کے بعد گفتگو کی۔

(لسان العیون فی سیرۃ الامین المامون)

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہمیں اس عظیم الشان نبی کا امتی ہونے پر شکر ادا کرنے کی توفیق دیں آمین۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

مجھ پر درود شریف پڑھنا پل صراط پر گزرنے کے وقت نور (روشنی) کا باعث ہے۔ [دیلمی: 3814]

تعارُفِ کُتبِ سیرت

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات ہمارے لئے ایک کامل نمونہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات، عادات واطوار یعنی سنتیں، معاشرت، اَخلاق، معاملات، فرمودات یعنی احادیث یہ سب ہمارے لئے نمونہ ہیں۔اس کے بارے میں معلومات سیرت کی کتب سے حاصل کی جاسکتی ہیں اس سلسلہ میں سیرت کی چند کتب کا تعارف پیشِ خدمت ہے۔

(1) نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم (مؤلفہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ) عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوب کرلکھی گئی کتاب، حضرت حکیم اختر صاحب مدظلہ فرماتے ہیں: جب حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں یہ کتاب لکھ رہے تھے اس زمانہ میں تھانہ بھون میں طاعون پھیلا ہوا تھا جس وقت کتاب لکھتے قصبہ میں کوئی موت نہ ہوتی جس دن ناغہ ہوجاتا اس دن کئی اموات ہوجاتیں۔ (2) سیرۃ الرسول (مؤلفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ) سیرت پر ایک مختصر اور جامع رسالہ ہے۔ (3) سیرت المصطفیٰ (مؤلفہ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ) سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تین جلدوں میں ایک محققانہ اور بصیرت افروز کتاب ہے۔ (4) اسوۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت ڈاکٹر عبدالحیّ عارفی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ) سنتیں جاننے اور سیکھنے کے لئے ایک بہترین کتاب ہے جس میں زندگی کے ہر گوشہ سے متعلق سنتیں جمع ہیں۔ (5) سیرتِ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم (مؤلفہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ) جامع اور مختصر کتاب ہے جس کے پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعظمت دل میں پہلے سے بڑھ جاتی ہے۔ (6) ھادیِ عالَم (مولانا ولی رازی) سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بہترین کتاب، پوری کتاب میں بے نقطہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں، یہ کتاب ایک شاہکار ہے۔ (7) النبی الخاتم صلی اللہ علیہ وسلم (مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ) سیرتِ طیبہ کے اہم واقعات کا نقشہ ذہن میں ہوتو اس کتاب کا مطالعہ عمدہ لطف دیتا ہے۔

(8) مدارج النبوۃ (مؤلفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ) سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم پر دو جلدوں میں ایک محققانہ تصنیف ہے۔ (9) سیرت سرورِ کونین (مؤلفہ مولانا عاشق الٰہی مہاجرِ مدنی) دو جلدوں میں سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک عمدہ کتاب ہے۔

از ابوناجیہ، لاہور

نقشہ غزوات وسرایا

غزوہ: جس لڑائی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ نفسِ نفیس شرکت فرمائی ہو۔

سریہ: جس لڑائی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم شریک نہیں ہوئے۔ (کشاف للعلامۃ محمد تھانوی 1253/2)

سن ہجری	تعداد غزوہ	غزوات	تعداد سریہ	سرایا
۱ھ			۲	حمزۃ، عبیدۃ بن حارث
۲ھ	۵	ابواء (ودّان)، بدر کبریٰ، بواط، بنی قینقاع، سویق	۳	عبداللہ ابنِ جحش، عمیر، سالم
۳ھ	۳	غطفان، احد، حمراء الاسد	۲	محمد بن سلمہ، زید ابن ثابت
۴ھ	۲	بنی نضیر، بدر صغریٰ	۴	ابوسلمہ، عبداللہ بن انیس، منذر، مرثد
۵ھ	۴	ذات الرقاع، دومۃ الجندل، مریسیع (بنی مصطلق)، خندق		
۶ھ	۳	بنی لحیان، غابہ (ذی قرد)، حدیبیہ	۱۱	محمد بن مسلمۃ[2]، عکاشہ، زید بن حارثہ[2]، عبدالرحمٰن بن عوف، علی، عبداللہ بن عتیک، عبداللہ بن رواحہ، کرز بن جابر، عمرو الضمری
۷ھ	۱	خیبر	۵	ابوبکر، بشیر ابن سعد، غالب ابن عبداللہ، بشیر بن سعید، عمر
۸ھ	۲	فتحِ مکّہ (حنین)، طائف	۱۰	غالب بجانب بنی ملوح، غالب بجانب فرک، شجاع، کعب، عمرو ابنِ العاص، ابوعبیدۃ بن الجراح، ابوقتادۃ، خالد، طفیل ابنِ عمرو دوسی، موتہ
۹ھ	۱	تبوک	۴	علقمۃ، علی، عکاشہ، قطبہ ابنِ عامر
۱۰ھ			۲	خالد بن ولید بجانب نجران، علی بجانب یمن
۱۱ھ	سریہ اسامہ کی تیاری فرمائی			

جو کثرت سے درود بھیجتا ہے تو وہ اسے دنیا و آخرت کی فکروں کو کفایت کرتا ہے۔ [ترمذی: 2457]

عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفظ کی برکت

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستگی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت و تعلق ہر مسلمان کے لئے ایک بنیادی اعزاز و اکرام کا باعث ہے اور جتنا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تعلق اور شرف میں اضافہ ہوگا اتنا ہی انسان کا رتبہ اور شرف اللہ تعالیٰ کے یہاں بھی اور دنیا میں بھی زیادہ ہوگا، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اتنے بڑے انعامات عطا ہوئے، اس کی کئی وجوہات تھیں: ایک نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور صحبت و رفاقت اور دوسری حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خاص اُنس و تعلق، اسی بنا پر ان کو کہیں حِزبُ اللّٰہ (اللہ تعالیٰ کی جماعت) کا خطاب ملا، کہیں اَوْلِیَاءُ اللّٰہ کا خطاب عطا ہوا اور کہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَرَضُوْا عَنْہ (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے) اس تعلق اور اُنس کی برکت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے معمولی درجہ کے عمل کو بھی اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ آج کے ولیٔ کامل اس سے ہزار گنا زیادہ بھی عمل کرلیں تو اتنی مقبولیت حاصل نہیں ہوگی، اس لئے فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے تصریح کی ہے کہ ہزاروں اولیاء اللہ، مجدد اور قطب مل جائیں تو ایک ادنیٰ صحابی کے برابر نہیں ہوسکتے، ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ اگر کوئی شخص مماثلت کرنا چاہتا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ اللہ اس کے اعمال کے بدلے وہ انعامات اور اعزازات عطا فرمائیں جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حاصل تھے تو اس کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم والا تعلق اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا۔

محدث العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد علی جالندھری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری، مفتی احمد الرحمٰن، حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی شریف رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ کی تصریحات کے نچوڑ سے میں یہ کہتا ہوں کہ اس دور میں اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم والا تعلق کوئی قائم کرنا چاہتا ہے تو وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوّت کے تحفظ کے لئے اپنے آپ کو وقف کردے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی

محبّت کی ایک جھلک

1 حضرت خُبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پھانسی کے تختہ پر چڑھایا گیا، سب (کافر و مشرک) کہنے لگے کہو! یہ پسند ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری جگہ ہوں (اور تم بچ جاؤ)؟ انہوں نے کہا "اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اِس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر میں کانٹا بھی چبھے اور میں چھوڑ دیا جاؤں، وہ سب (کافر) اس پر ہنس دیئے۔ (البدایۃ والنہایۃ 63/4)

2 غزوۂ اُحد میں حضرت ابودُجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پیٹھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ڈھال بنا دیا تھا، تیر اس پر لگتے تھے اور وہ حرکت نہ کرتے تھے۔ (زادالمعاد 130/2)

3 حضرت مالک الخذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم چوس کر صاف کر دیا تھا، اُن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھوک دو، اُنہوں نے کہا "خدا کی قسم! میں کبھی بھی نہ تھوکوں گا"۔ (حوالہ بالا، 136/2)

از مولانا ابوالحسن علی ندوی مرحوم

4 زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلاش میں بھیجا اور مجھ سے فرمایا "اُن کو اگر دیکھو تو میرا اسلام کہو اور کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ اپنے کو کیسا پاتے ہو (یعنی کیا حال ہے)؟ کہتے ہیں کہ میں مقتولین میں چکر لگانے لگا، پھر اُن کے پاس پہنچا جب کہ اُن کا آخری وقت تھا اور اُن کے جسم پر تیر و تلوار اور نیزے کے ستر زخم تھے، میں نے اُن سے کہا "اے سعد! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں سلام کہتے ہیں اور وہ دریافت فرماتے ہیں کہ تمہارا کیا حال ہے؟" اُنہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرو، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنّت کی خوشبو پا رہا ہوں اور میری قوم انصار سے کہہ دو کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ہو گیا اس حال میں کہ تم میں سے ایک آنکھ بھی حرکت کر سکتی ہو تو اللہ تعالیٰ کے یہاں تمہارا کوئی عذر نہیں چلے گا اور روح پرواز کر گئی"۔ (حوالہ بالا 134/2)

صحابہ کرام نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عاشق اور دیوانے تھے، اور اپنی جان بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کرنے کے لئے ذرا دریغ نہ کرتے تھے لیکن یہ محبّت صرف ظاہری نہ تھی بلکہ اس محبّت کا اثر ان کے کردار و اعمال میں سنّتوں کی شکل میں نمایاں جھلکتا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات و اَخلاق کی عظمت

غیر مسلموں کی نگاہ میں

(از مدیر ماہنامہ علم وعمل، لاہور)

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی تشریف آوری سے ہر طرح دین کی تکمیل ہوگئی۔ ہر طرح کی نبوّت کا خاتمہ ہوگیا۔ دُنیا میں خدا کا آخری پیغام پہنچ گیا، معمارِ قدرت نے عمارت میں آخری پتھر کو اپنی جگہ رکھ کر تعمیر پوری کردی۔ درجہ بہ درجہ چاند اور تاروں کے طلوع کے بعد وہ خورشیدِ انور طلوع ہوا جس کے لئے غروب نہیں، طرح طرح کی بہاروں کے آنے کے بعد کائنات میں وہ سدا بہار موسم آگیا جس کے بعد خزاں نہیں۔ باغبانِ فطرت کی رکھوالی اور باغبانِ رحمت کی پرورش نے ایک ایسا لہلہاتا ہوا چمن تیار کیا جس کی بہار کا روشن نظارہ آنکھوں نے دیکھ لیا۔ اپنے تو اپنے غیر بھی اس آفتابِ نبوّت اور خاتم المرسلین کو محسنِ اعظم کہنے پر مجبور ہیں اور کیوں نہ کہیں ؎

رُخِ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزمِ خیال میں، نہ دوکانِ آئینہ ساز میں

نبی علیہ السلام کے بارے میں چند غیر مسلموں کے تاثرات

(1) مسٹر ایڈورڈ مونٹ (پروفیسر السنۂ شرقیہ جنیوا یونیورسٹی) کہتے ہیں:

جناب رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم) کو اصلاحِ اَخلاق اور سوسائٹی (معاشرہ) کے متعلق جو کامیابی ہوئی اس کے اعتبار سے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم) کو انسانیت کا محسنِ اعظم یقین کرنا پڑتا ہے۔ (مقدمہ تاریخِ ہند، 340/2)

(2) مسٹر تھامس کارلائل اپنی کتاب ''ہیروز اینڈ ہیروشپ'' میں لکھتے ہیں کہ صاف اور شفاف دل، پاکیزہ روح رکھنے والے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم) دنیوی ہوا وہوس (خواہشات) سے بالکل بے لوث (بے غرض وبے نیاز)۔ ان کے خیالات نہایت متبرک اور ان کے اَخلاق نہایت اعلیٰ تھے۔ جن کو خدا نے گم راہوں کی ہدایت کے لئے مقرر کیا تھا۔ ایسے شخص کا کلام خود خدائی آواز ہے۔ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم) نے انتھک کوشش کے ساتھ حق کی اشاعت کی زندگی کے آخری لمحے تک اپنے مقدّس مشن کی تبلیغ جاری رکھی۔

دُنیا کے ہر حصّے میں اُن کے پیروکار اچھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم) کی صداقت کامیاب ہوئی۔ (عصرِ جدید 18 اگست 1929)

3 لندن کا مشہور اخبار نیئر ایسٹ لکھتا ہے:

محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم) کی تعلیم وارشاد کی قدر وقیمت اور عظمت وفضیلت کو اگر ہم تسلیم نہ کریں تو ہم حقیقت میں عقل ودانش سے بیگانہ ہیں۔

احسان فراموشی کی بدترین مثال:

اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ بیگانے (دوسرے) تو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی تعلیم وسنّت کی قدر وقیمت کا اعلان کریں اور ہم غیروں کی صورت، سیرت، گفتار، کردار اور رسم وفیشن پر مرتے پھریں۔ ایسے برائے نام عشق ومحبّت کے جھوٹے دعوؤں پر صد افسوس ہوتا ہے۔ احمد رضا خان صاحب بریلوی کے والد مولوی نقی علی خان صاحب فرماتے ہیں کہ دعوائے محبتِ خدا ورسول بغیر اتباعِ سنّت سراسر لاف وگزاف (یعنی بے کار ہے) **الغرض** کتاب وسنّت ہمارے دستور کی اساس، ہمارے آئین کی بنیاد، ہمارے نظام اجتماعی کا شیرازہ، ہماری سیاست کا ماخذ، ہماری معیشت کا حل، ہماری معاشرت کی بہتری، ہمارے عقیدوں کی پختگی، ہمارے اَخلاق کی عمدگی اور ہمارے معاملات وغیرہ زندگی کے سارے مسائل کا حل اور مرکز ہے۔ ہماری زندگی کا کوئی پہلو اور گوشہ (کنارہ) باقی نہیں رہ جاتا جو اصولی طور اس کے دائرۂ عمل سے باہر ہو۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن وحدیث پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائیں۔

اٰمِین ثُمَّ اٰمِین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

بقیہ: فہمِ قرآن ...... نبوت اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے

نبوت صرف رب تعالیٰ کا فضل ہے، یہ ہر ایک کو نہیں ملتی، اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ فرمایا ''یہ (کافر) تو تم پر اُتاری جانے والی خیر کو پسند نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی مہربانی فرمانے والا ہے۔

29

نبی علیہ السلام سے

صحابیات محترمات رضی اللہ عنہن کی محبّت کی ایک جھلک

① حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اپنے دورِ خلافت میں) ایک رات گشت کے لئے نکلے تو دیکھا کہ ایک مکان میں چراغ روشن ہے اور ایک بوڑھی خاتون پشم (اُون) دُھنتے ہوئے بڑے والہانہ انداز میں ذیل کے اشعار پڑھ رہی ہے:

از
ابوناجیہ
لاھور

عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃُ الْاَبْرَارِ
صَلّٰی عَلَیْهِ الطَّیِّبُوْنَ الْاَخْیَارِ
قَدْ کُنْتُ قَوَّامًا بِالْاَسْحَارِ
یَالَیْتَ شِعْرِیْ وَالْمَنَایَا اَطْوَارِ
هَلْ یَجْمَعُنِیْ وَحَبِیْبِی الدَّارِ

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نیک لوگوں کا درود ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پاک و پسندیدہ لوگ درود بھیجیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سحری کے اوقات میں بہت ہی قیام کرنے والے تھے، اے کاش! میں جان لیتی اور موت تو مختلف شکلوں میں آتی ہے کہ کیا میں اور میرا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ بھی ہوں گے۔

(الزہد لابن المبارک 363/1، تاریخِ دمشق 313/44)

② ایک انصاری خاتون کا باپ، بھائی اور شوہر تینوں غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے تھے اور یہ لوگوں سے دریافت کر رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے کہا جیسا کہ تو چاہتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحمد اللہ خیریت سے ہیں، کہنے لگی "مجھے ایک بار زیارت کرادو" جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو عرض کیا "آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مصیبت آسان ہے"۔ (الشفاء 22/2)

③ ابوسفیان جب مدینہ آئے اور اپنی بیٹی اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہنچے جو نبی علیہ السلام کی ازواج میں سے تھیں، اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر بیٹھنا چاہا تو انہوں نے اس کو لپیٹ دیا، ابوسفیان نے کہا "اے بیٹی! مجھے خبر نہیں کہ تم نے بستر میرے لائق نہ سمجھایا مجھ کو اس کے لائق نہ سمجھا، اُمِّ حبیبہ نے کہا نہیں (ایسی بات نہیں) بلکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے اور تم مشرک نجس ہو اور اِس بستر پر بیٹھنے کے قابل نہیں۔ (سیرۃ ابن ہشام 396/2)

نقشہ ازواجِ مطہرات

نمبر شمار	نام	والد	والدہ	قبیلہ	نکاح	مقدارِ مہر	بوقتِ نکاح ام المومنین کی عمر	بوقتِ نکاح نبی علیہ السلام کی عمر	مدتِ صحبت نبی علیہ السلام	وفات	عمر	مدفن	مرویات	نمازِ جنازہ
1	حضرت خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا	خُوَیلد	فاطمہ رضی اللہ عنہا	عبدالعزّیٰ بن قصیّ	25 میلاد النبی	500 درہم	40 سال	25 سال	25 سال	11 رمضان 10 نبوی	65 سال	حجون (جنت المعلّٰی) مکہ		اس وقت مشروع نہ ہوئی تھی
2	حضرت سَودہ رضی اللہ عنہا	زمعہ	شَمُوس	عامر بن لُؤیّ	رمضان یا شوال 10 نبوی	400 درہم	50 سال	50 سال	14 سال	22 ھ	73 سال	بقیع، مدینہ	5	
3	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	ابوبکر رضی اللہ عنہ	ام رومان رضی اللہ عنہا	بنوتیم	نکاح شوال 10 نبوی رخصتی شوال 1 ھ	400 درہم	بوقت نکاح 6 سال، بوقت رخصتی 9 سال	50 سال	9 سال	17 رمضان 58 ھ	66 سال	بقیع، مدینہ	2210	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
4	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا	عمر رضی اللہ عنہ	زینب بنت مظعون رضی اللہ عنہا	بنوعدی	شعبان 3 ھ	400 درہم	22 سال	55 سال	8 سال	شعبان 45 ھ	63 سال	بقیع، مدینہ	60	مروان
5	اُمّ المساکین حضرت زینب رضی اللہ عنہا	خُزیمہ	ھندہ	عامر بن صعصعہ	4 ھ	500 درہم	30 سال	56 سال	چند ماہ	4 ھ	30 سال	بقیع، مدینہ	چند احادیث	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
6	حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا	ابواُمیّہ	عاتکہ	بنومخزوم	شوال 4 ھ	500 درہم	24 سال	57 سال	6 سال سے زائد	63 ھ	84 سال	بقیع، مدینہ	378	حضرت ابوہریرہ
7	حضرت زینب رضی اللہ عنہا	جَحش	اُمیمہ	بنواسد بن خُزیمہ	ذیقعدہ ھ	400 درہم	38 سال	58 سال	6 سال	20 ھ	53 سال	بقیع، مدینہ	11	حضرت عمر رضی اللہ عنہ
8	حضرت جُوَیریہ رضی اللہ عنہا	حارث رضی اللہ عنہ		بنومُصطلِق	شعبان 5 ھ	400 درہم	20 سال	58 سال	6 سال	ربیع الاول 50 ھ	65 سال	بقیع، مدینہ	7	مروان
9	حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا	ابوسفیان رضی اللہ عنہ	صفیہ	بنواُمیّہ	7 ھ	400 دینار	37 سال	59 سال	3 سال سے زائد	شعبان 44 ھ	73 سال	بقیع، مدینہ	65	
10	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	حُیَیّ	برّہ	بنواسرائیل (ہارون علیہ السلام کی اولاد)	صفر 7 ھ	آزادی	16 سال	59 سال	3 سال سے زائد	رمضان 50 ھ	60 سال	بقیع، مدینہ	10	
11	حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا	حارث	ھندہ	قیس بن عیلان	شوال 7 ھ	500 درہم	36 سال	59 سال	3 سال	51 ھ یا 66 ھ	80 سال	موضع سرف	46 یا 76	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

درود شریف کے ذریعہ مقبول دُعا کی امید کی جاتی ہے۔ (البرکات المکیۃ، ص: 34)

ازواجِ مطہرات......دین کی محافظ و مددگار

مولانا محمد طیب الیاس صاحب، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا۝ [الاحزاب 34]

”(اے نبی کی گھروالیو!) اور جو تمہارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں اور حکمت اس کو یاد کرو، بلاشبہ اللہ مہربان ہے باخبر ہے“۔

اس آیت میں اٰیٰتِ اللّٰهِ سے مراد قرآنِ حکیم ہے۔ اَلْحِكْمَة سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور سنتیں۔ اور وَاذْكُرْنَ کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں:۔ 1 ایک یہ کہ ان چیزوں کو خوب یاد رکھنا جن پر عمل کرنا ہے۔ 2 دوسرے یہ کہ جو کچھ قرآن ان کے گھروں میں ان کے سامنے نازل ہو رہا ہے اور جو تعلیمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیں اس کا ذکر اُمّت کے دوسرے لوگوں سے کریں اور ان کو پہنچائیں۔ (تفسیر انوار البیان 236/7)

جس طرح قرآن کریم کی تعلیم اور تدریس لازم ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور اعمال (یعنی احادیث) کو بیان کرنا، اُن کی تبلیغ کرنا بھی ضروری ہے کیوں کہ قرآن مجید کے مجمل احکام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے تشریح اور توضیح ہوتی ہے۔ حدیث کی حفاظت بھی ایک درجہ میں قرآن کی حفاظت کے قریب قریب ہے، اس معاملہ میں شبہات نکالنا درحقیقت قرآن میں شبہات نکالنا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کی کثرت میں جہاں دوسری حکمتیں ہیں وہاں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ حضرات ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ذریعہ اُن احکامِ شرعیہ کی تبلیغ ہوئی جو گھر میں رہتے ہوئے صادر ہوتے تھے۔

چناں چہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ابتداء نبوت میں حضور کو سہارا دیا، وقتاً فوقتاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی فرماتی تھیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کے رویہ اور زہریلی باتوں سے رنجیدہ خاطر ہوتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دو ثلث دین کے منقول ہیں۔ دوسری ازواجِ مطہرات قرآن مجید کی حافظہ، حدیث کی راوی اور بہت نیک اور عبادت گزار تھیں۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہن وارضاھن

درود شریف کے بغیر دعا آسمان و زمین کے درمیان محبوس (رکی) رہتی ہے۔ (البرکات المکیۃ، ص:35)

نبی علیہ السلام کے واسطے سے خواتین کو جینے کا مقام ملا

از افادات
مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری

جاہلیتِ عرب میں جب ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا، نیکی ماند پڑ گئی تھی، برائی کا چرچا تھا، ظلم عام تھا قتل و غارت گری کا بازار گرم تھا، کوئی انسان کسی وقت اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا تھا، ایک دوسرے کے حقوق پامال ہو رہے تھے، خیر کا وجود خال خال تھا، شر خوب پھیل رہا تھا.....لوگ کسی نجات دہندہ کے منتظر تھے کہ اس موقع پر سرزمینِ عرب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے پیدا فرمایا اور نبوّت سے سرفراز فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا پیغام عام فرمایا، توحید کی تعلیم دی شرک کو ختم فرمایا...اسی طرح خواتین جن کے حقوق چھین لیے گئے تھے اور اُن کی حالت انتہائی نازک تھی اُن کو معاشرہ میں اعلیٰ مقام عطا فرمایا۔ ملاحظہ فرمائیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے بارے میں کیا کیا اصلاحات فرمائیں اور کیسے ان کو معاشرہ میں جینے کا موقع فراہم کیا۔

(1) بیوہ سے اجازت لے کر اس کا نکاح کیا جائے۔ (2) کنواری کا نکاح بھی اس وقت تک نہ کریں جب تک اس کی اجازت معلوم نہ ہو (3) اگر عورت کے اولیاء نے اس کی مرضی کے خلاف اس کا نکاح کر دیا تو اس کو فسخِ نکاح کا حق دیا۔ (4) عورت کو خلع کا حق بخشا۔ (5) عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی تاکید فرمائی (6) بیواؤں کو ایک سال کی عدّت کی مصیبت سے بچایا اور عدّت کی مدت چار مہینے اور دس دن مقرر فرمائی۔ (7) بیواؤں کو گھر سے نکال دیا جاتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گھر میں ساتھ رکھنے کا فرمایا (8) بیویوں میں مساوات کی تعلیم دی اور خود عملی نمونہ بن کر دکھایا (9) جاہلیت میں عورتوں اور لڑکیوں کو ترکہ میں سے حصّہ نہ دیا جاتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رسم کو بھی ختم فرمایا (10) حائضہ کو ایامِ حیض میں بہت سے مصائب جھیلنے پڑتے تھے، مرد حضرات اور گھر کے تمام افراد اس کے ساتھ کھانے پینے سے گریز کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ کو ساتھ کھلانے پلانے کا فرمایا اور اس کو حقوق دلائے۔ (11) غربت کی وجہ سے یا عار کی وجہ سے بچیوں کو پیدا ہونے پر زندہ درگور کر دیا جاتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رسم کو بھی ختم فرمایا (12) طلاقوں کا غیر متناہی سلسلہ چلتا تھا اس سے نجات دلائی۔

یہ بطورِ نمونہ کے جاہلیت کی چند رسمیں ذکر کی گئیں ہیں جن سے عورت کی حالت قبل از اسلام کی ایک جھلک نمایاں ہوتی ہے اور عورتوں پر اسلام کے احسانات اور نبی علیہ السلام کی شفقت کا واضح ثبوت میسر آتا ہے۔

از (اصلاحاتِ کبریٰ)

نبی علیہ السلام کا ازواجِ مطہرات سے حسنِ سلوک

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ازواجِ مطہرات پر بڑے مہربان تھے اور اُن پر بڑی شفقت فرماتے تھے۔ سیدِ دو عالَم صلی اللہ علیہ وسلم خانگی اُمور میں اپنے اہلِ خانہ کا ہاتھ بٹا دیا کرتے تھے۔ اور اُن کا بہت خیال رکھتے تھے۔

(1) ایک مرتبہ بعض ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں، ساربان اونٹوں کو تیز ہانکنے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھنا! یہ آبگینے (شیشے) ہیں۔
[بخاری:5657، مسلم:6180]

یعنی عورتیں نازک اور کمزور طبیعت کی ہیں تیز رفتاری سے ان کو نقصان نہ پہنچے۔

(2) ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے پیچھے سوار کر لیا تھا، اتفاق سے اونٹنی کا پاؤں پھسلا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المؤمنین دونوں زمین پر گر پڑے، یہ دیکھ کر حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً اپنے اونٹ سے کود پڑے اور جھٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان جاؤں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے عورت کی خبر لو، چوں کہ پردہ کا حکم ہو چکا تھا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً اپنے چہرے پر کپڑا ڈالا اور اُم المؤمنین کے پاس جا کر ان کو کپڑے سے ڈھانپ دیا، حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُٹھ کھڑی ہوئیں اور ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سواری پر پالان درست کر کے دونوں کو سوار کرایا۔ [مسلم:3571]

(3) ایک مرتبہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے درخواست کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تمام ازواج کی کنیت رکھی (جو کہ عرب میں شرف کی بات سمجھی جاتی ہے) ایک میں باقی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا! تم اُمِّ عبداللہ ہو۔ [ابنِ ماجہ:3739]
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کوئی اولاد نہیں تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر کی طرف منسوب کر کے ان کی کنیت "اُم عبداللہ" رکھی۔

درود شریف قضائے حاجات کا سبب ہے۔ (البرکات المکیۃ، ص: 35)

خواتین سے متعلقہ
نبی علیہ السلام کے ارشادات

از
مدیر ماہنامہ علم وعمل لاہور

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خواتین سے متعلق بہت کچھ ارشاد فرمایا ہوا ہے، احادیث کا ذخیرہ ملتا ہے، ان میں سے چند ارشادات نقل کیے جاتے ہیں:

1 جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ خواتین سے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرو یعنی خواتین کے حقوق ادا کرتے رہو۔ [نسائی:9179]

2 جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت اپنی بلی پر ظلم کی وجہ سے جہنم کی آگ میں داخل ہوگی۔ [طبرانی اوسط 531]

3 جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں سے ان کی بیٹیوں کے متعلق مشورہ طلب کرلیا کرو۔ [ابوداؤد:2097]

4 جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عورت اپنے خاوند کے سوا کسی اور کے لئے زینت کرے تو وہ اس کے لئے آگ وعیب ہے۔ [طبرانی اوسط:7405]

5 جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے منع فرمایا عورت کا سر منڈوانے سے۔ [نسائی:9297]

6 جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے منع فرمایا عورتوں کو خاوند کی اجازت کے بغیر کسی سے بات کرنے سے۔ [طبرانی:]

7 جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے منع فرمایا دو عورتوں کے درمیان مرد کے چلنے سے۔ [ابوداؤد:]

8 جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے منع فرمایا خواتین کی غلطیاں تلاش کرنے سے۔ [طبرانی:]

9 جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے منع فرمایا۔ [اوسط 347]

10 جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔ [مسندِ احمد:10495]

11 جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت خاوند کو اس کی حاجت سے نہ روکے اگرچہ سواری کے کجاوے پر ہو۔ [مسندِ احمد:]

12 جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنے خاوند کو نام سے نہ پکارے۔ (الدر المختار 418/6)

درود شریف بندہ کی ہدایت اور دل کی حیات اور تازگی کا سبب ہے۔ (البرکات المکیۃ، ص:37)

بچوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

بچوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

محمد فہیم عالم، لاہور

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بچوں بڑوں، بوڑھوں، نوجوانوں سبھی کے نبی تھے لیکن آج ہم آپ کو صرف وہ باتیں بتائیں گے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے نبی کیسے تھے؟

بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے بے حد محبت فرمایا کرتے تھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام تو آپ نے سنا ہی ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے اور نو عمر بچے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں گھل مل کر رہتے تھے۔ [بخاری:5664، ترمذی:1912]

بچوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و شفقت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بوسہ دیا اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابی اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، وہ کہنے لگے ''میرے دس بیٹے ہیں، میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا

''جو شخص شفقت نہیں کرتا اُس پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی نہیں ہوتی''۔ [بخاری:5538]

بچو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے درمیان اُن کی ذہنی نشو و نما کے لئے مقابلے بھی کروایا کرتے تھے، کیوں کہ اس سے بچوں کی صلاحتیں پروان چڑھتی ہیں اور اُن کے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹوں عبداللہ، عبیداللہ اور کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قطار میں کھڑا کرتے اور انہیں کہتے:

''تم میں سے دوڑ کر جو پہلے میرے پاس پہنچے گا اسے یہ چیز ملے گی''۔

وہ دوڑ لگاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر اور سینے پر آ کر گرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بوسہ دیتے اور گلے لگاتے۔ [بخاری:414]

پیارے بچو! بچوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا یہ عالم تھا کہ بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو ہلکا فرما دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: ''جب میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ نماز کو لمبی کر دوں لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کر دیتا ہوں کیوں کہ مجھے علم ہے اس کی ماں اس کے رونے کی وجہ سے پریشان ہو جاتی ہے۔ [بخاری:666]

بچو! آخر میں ہم آپ کو ایک نصیحت سناتے ہیں جو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنائی تھی۔ اُس وقت مخاطب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے لیکن وہ

درود شریف بھولی ہوئی چیز یاد آجانے کا سبب ہے۔ (البرکات المکیۃ، ص:36)

نصیحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سبھی بچوں کو فرمائی تھی، وہ نصیحت یہ ہے:
"اے میرے پیارے بیٹے! اگر تم کر سکو تو ایک کام ضرور کرو کہ تمہاری صبح اور شام اس طرح گزرے کہ تمہارے دل میں کسی بھی شخص کے لئے دھوکہ وفریب نہ ہو۔ [ترمذی: 2602]
کیوں بچو! آپ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت پر عمل کریں گے نا؟ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے، صاحبزادیاں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے تھی۔
سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان کی والدہ حضرت ماریہ قبطیہ تھیں۔

صاحبزادے

نام	معلومات
حضرت قاسم رضی اللہ عنہ	17 ماہ زندہ رہے۔
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ	مکہ میں ولادت ہوئی بچپن میں انتقال ہوا
حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ	ذی الحجہ 8ھ میں ولادت، بچپن میں انتقال ہوا۔

صاحبزادیاں

نام	نکاح	اولاد	انتقال
حضرت زینب رضی اللہ عنہا	ابوالعاص (خالہ زاد)	علی (بیٹا) امامہ (بیٹی)	8ھ
حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	عبداللہ (بیٹا) 6 سال کی عمر میں انتقال کیا۔	جب بدر کی لڑائی ہوئی، عمر 21 سال
حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا	حضرت عثمان (حضرت رقیہ کے انتقال کے بعد)		9ھ
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا	حضرت علی رضی اللہ عنہ	حسن، حسین، محسن ام کلثوم، رقیہ زینب رضی اللہ عنہم	3 رمضان 11ھ بعمر 29 سال

درود شریف دل کی طہارت اور باطن کی صفائی کا ذریعہ ہے۔ (البرکات المکیۃ، ص:35)

کنجوس کون..؟

وقاص محمود، بھمبر، آزاد کشمیر

نمازِ عصر کے بعد سیر و تفریح کے لئے پارک کی طرف نکلنا عمیر اور کاشف کا معمول تھا۔ جیسے ہی نماز سے فارغ ہوتے دونوں پارک کی طرف نکل جاتے چوں کہ دن بھر کے پڑھنے کی وجہ سے ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ دور کرنا دونوں ضروری سمجھتے تھے، دورانِ سیر ہر روز کسی نہ کسی بحث و مباحثہ میں وقت گزر جاتا اور تھکاوٹ بھی جاتی رہتی، مگر بحث و مباحثہ میں عمیر بہت ہی احتیاط سے بات چیت کرتا تھا، چوں کہ کاشف کے مزاج کی تیزی سے ہمیشہ اسے ڈر رہتا کہ وہ باتوں باتوں میں اس سے ناراض نہ ہو جائے، اگرچہ یہ غصہ و ناراضگی عارضی ہوتی مگر شدید ہوتی جس سے عمیر ہمیشہ بچنے کی کوشش کرتا مگر آج پھر قسمت نے اس کا ساتھ نہ دیا عصر کی نماز کے بعد کاشف نے مقررہ جگہ پر عمیر کا کچھ انتظار کیا مگر عمیر کے نہ آنے کی وجہ سے وہ اکیلا ہی چل پڑا، ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ عمیر نے مقررہ جگہ پر کاشف کو نہ پاکر پارک کا رخ کیا، رستے میں نہ تو کھانے پینے کے لئے دوکان سے کچھ لیا بلکہ خالی ہاتھ ہانپتے ہانپتے پارک میں کاشف کے پاس جا پہنچا، کیا بات ہے کاشف؟ آج اکیلے ہی آگئے؟ کاشف سوال کا جواب دیئے بغیر کچھ دیر خاموشی سے نظریں گاڑے عمیر کو دیکھتا رہا۔ عمیر بخوبی سمجھ گیا کہ غصہ آچکا ہے اس سے پہلے کہ عمیر کوئی بات کرتا کاشف بولا بھئی! تم بڑے کنجوس ہو...!، کک... کیا؟ کنجوس کون میں؟ کیوں؟ عمیر کو حیران دیکھتے ہی کاشف بولا اور کون! تم ہی تو ہو کنجوس آتے ہوئے دکان سے کچھ لے ہی آتے چوں کہ کسی دن کاشف کسی دن عمیر دکان سے کچھ نہ کچھ لے لیتے تھے۔ عمیر اس میں کنجوسی کی کون سی بات ہے بتاؤ؟ ابھی بحث جاری تھی کہ جمیل صاحب جو کہ دونوں کے استاد تھے آپہنچے، ہاں بھی! کیا بات چیت ہو رہی ہے تم دونوں ہر روز کسی نہ کسی بحث میں لگے رہتے ہو کیوں کاشف؟ کیا کہہ رہے تھے۔ استاد صاحب! عمیر بڑا کنجوس ہے یہ کھانے پینے کی کوئی چیز لئے بغیر آپہنچا ہے، بس اتنی سی بات تھی جمیل صاحب بولے: اس پر تم عمیر کو کنجوس کہہ رہے ہو۔ عمیر سر جھکائے مسکراتے ہوئے بات چیت سن رہا تھا جب کہ کاشف اپنی بات سچ ثابت کرنے کے لئے موقع کی تلاش میں تھا مگر بے سود تو جمیل صاحب کہنے لگے: سنو کاشف! عمیر کنجوس نہیں بلکہ ہمارے پیارے نبی نے فرمایا:

"کنجوس ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے"۔ [ترمذی: 3546]

اس لئے جہاں بھی نبی پاک کا نام لے آئے تو درود شریف پڑھا کرو تا کہ ہمارا شمار کنجوسوں میں نہ ہو، یہ کہتے ہوئے جمیل صاحب نے اپنی گھڑی پر وقت دیکھا اور فوراً بولے چلو بھائی! مغرب کی اذان کا وقت قریب ہے، جمیل صاحب آگے کاشف اور عمیر پیچھے پیچھے چل پڑے۔

مسئلہ: آپ ﷺ کا مبارک نام سن کر پہلی بار درود پڑھنا واجب ہے دوبارہ اسی مجلس میں ذکر ہو تو مستحب ہے۔ (تذکرۃ الحبیب، ص: 314)

محبوب پاک ﷺ کا حلیہ مبارک

قد مبارک: ہند بن ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا قد میانہ پن کے ساتھ کسی قدر لمبائی کی مائل تھا۔ [شمائلِ ترمذی، ص:2]

رنگ مبارک: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے آپ سے زیادہ خوب صورت کسی کو نہیں دیکھا گویا آپ کے رخسار میں سورج تیر رہا ہے (صفائی و چمک کی وجہ سے) جب آپ مسکراتے تھے تو دیواروں پر اس کی چمک پڑتی تھی۔ (مدارج النبوّۃ)

بدن مبارک: نہ آپ اتنے موٹے تھے کہ دیکھنے میں ناگوار معلوم ہوں اور نہ ہی اتنے پتلے تھے کہ بھدے محسوس ہوں بلکہ درمیانہ جسم نیز گھٹا ہوا بدن جو قوت و شجاعت کی دلیل ہے۔ (مفہوم از شمائلِ ترمذی)

سر مبارک: آپ کا سر مبارک اعتدال کے ساتھ اور لوگوں کے مقابلہ میں قدرے بڑا تھا۔ [شمائلِ ترمذی]

چہرہ مبارک: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آپ کا چہرہ مبارک قدرے گولائی لئے ہوئے تھا (یعنی بہ بالکل لانبا نہ بالکل گول بلکہ درمیانی حالت پر تھا)۔ [شمائلِ ترمذی]

مولانا سعید قاسم، لاہور

داڑھی مبارک: حضرت ہند ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آپ کی داڑھی بھرپور اور گنجان بالوں والی تھی۔ [شمائلِ ترمذی]

دست مبارک: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے کبھی ریشمی کپڑا یا خالص ریشم یا کوئی اور نرم چیز ایسی نہیں چھوئی جو آپ کی بابرکت ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو۔ [بخاری 503/1]

جمال و حسن کی الفاظ میں تعبیر ناممکن　　مجسم نور کی کھینچے کوئی تصویر ناممکن

مولانا زین العابدین صاحب

نبی کریم ﷺ کے چچا اور پھوپھیاں جو ایمان لائے

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چچاؤں کی تعداد بارہ تھی اور پھوپھیوں کی تعداد چھ تھی۔ ان تمام میں سے صرف حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کیا (سیرت حلبیہ 45/3)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر

ان سے مراد وہ شاعر ہیں جو اپنے شعروں کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت (مقابلہ) کیا کرتے تھے اور کفارِ قریش کی ہجو (برائی) کرتے تھے۔ ان شاعروں کے نام یہ ہیں: (1) حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (2) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (3) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سیرتِ حلبیہ 448/3)

درسِ حدیث

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ. امابعد

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ :

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ۔ [مسند احمد: 17184 ابوداود: 4607]

ترجمہ: ”تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت اپنانا لازم ہے“۔

مسنون کھانوں کے نام اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری، دُنبہ، مرغ، خرگوش، مچھلی، کھجوریں، چھوارے، جو کی روٹی، گندم کی روٹی، روٹی پر کھجوریں رکھ کر دونوں کو ملا کر کھانا، سرکہ اور روٹی، شوربے میں روٹی بھگو کر جس کو ”ثرید“ کہتے ہیں کھانا، دھوپ میں سوکھا ہوا گوشت، بھنا ہوا گوشت، سالن کے ساتھ پکا ہوا گوشت، شانے، دست اور پیٹھ کا گوشت، دل، کلیجی، سرخاب کا گوشت، پنیر، مکھن، گھی، کدو، خربوزہ، کھیرا، کھرچن، شہد، جن کھانوں کی چیزوں کی جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فوائد بیان فرمائے یا کھانے کی تعریف فرمائی وہ یہ ہیں: (1) کلونجی (2) سنگترہ (3) پیاز (4) لہسن (5) میتھی (6) زیتون کا تیل (7) سیب (8) چربی (9) پیلو کے درخت کا پھل (10) بیر وغیرہ۔ (نشر الطیب)

وضو میں چار فرائض ہیں (1) منہ دھونا (2) بازو دھونا کہنیوں سمیت (3) سر کا مسح کرنا (4) پاؤں دھونا ٹخنوں سمیت۔ اٹھارہ سنتیں ہیں جو نماز کی کتاب میں دیکھ لی جائیں۔

غسل کے تین فرض ہیں (1) ناک میں پانی ڈالنا (2) تین دفعہ غرغرہ کرنا (3) اور پورے بدن پر پانی ڈالنا۔ **نماز کی کل اکیاون سنتیں ہیں** یعنی قیام میں گیارہ۔ قرأت کی سات، رکوع کی آٹھ، سجدہ کی بارہ، اور قعدہ کی تیرہ سنتیں ہیں پیارے بچو! نماز کی کتاب سے دیکھ کر اچھی طرح یاد کر لیجئے۔

سونے سے پہلے 33 بار سُبْحَانَ اللّٰهِ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور 34 بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ کر سوئیے۔ باوضو سونا سنت ہے۔ تین تین سلائی سرمہ لگا کر سونا مسنون ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کن چیزوں پر آرام فرماتے تھے: (1) بوریہ (2) چٹائی (3) کپڑے کا فرش (4) زمین (5) تخت (6) چارپائی (6) چمڑا اور کھال۔ (علیکم بسنتی)

ثم آمین يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

جامعہ کے شب و روز

آئندہ شمارہ میں..... "سو شمارے ایک نظر میں"
کے عنوان سے خصوصی مضمون ملاحظہ فرمائیے ان شاء اللہ تعالیٰ

1. ۲۴ محرم ۱۴۳۳ھ 20 دسمبر 2011 کو مدرسہ کے سہ ماہی امتحان منعقد ہوئے۔
2. 19 مارچ 2012 کو مدرسہ کے شش ماہی امتحان ہونا طے پائے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ۔
3. شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ کا درسِ بخاری شریف نمازِ فجر کے ایک گھنٹہ بعد اور درسِ ابوداؤد شریف 12 بجے ہوتا ہے جسے آپ انٹرنیٹ پر براہِ راست سن سکتے ہیں۔ شکریہ

طریقہ: www.inspeak.com سے Inspeak Messenger ڈاؤن لوڈ کرنے کے بعد انسٹال کرلیں پھر اپنا User Name بنا کر Chat میں جا کر Groups میں جائیں اور Pakistan Categories میں Jamia Ashrafia Lahore PAK روم میں شامل ہوجائیں۔

پیارے بچوں کے لئے پیارے نام

① محمد اَصْبَغ ② محمد بَحْر ③ محمد زُبَیْب ④ محمد شَمَّاس ⑤ محمد ضَحَّاک

پیاری بچیوں کے لئے پیارے نام

① بَهِيَّة ② رَفِيْدَة ③ نَائِلَة ④ عَفِيْرَة ⑤ نَوَار

چند غلط نام

① پروین ② کَلْب ③ نَجْمَة (معارف القرآن، کنز العمال)

آپ اپنے اِس پسندیدہ رسالہ ماہنامہ علم و عمل لاہور کے لئے مضمون بھیج سکتے ہیں مگر یہ خیال رکھئے کہ آپ کی تحریر جامع و مختصر ہو۔ اگر آیت لکھی ہے تو آیت کا نمبر سورۃ کا نام مع عربی عبارت ہو اور اگر حدیث لکھی ہے تو حدیث کے لئے حدیث کی اصل عربی کتاب کا حوالہ ہو۔ اگر واقعات ہوں تو وہ بھی مستند اور باحوالہ ہوں مدرسہ کے ایڈریس پر بذریعہ خط روانہ کیجئے یا اس ttayyabb @ gmail.com ایڈریس پر میل کیجئے۔

مدرسہ کے اخراجات

- درجۂ حفظ کے ایک طالب علم کا ماہانہ خرچ /500 روپے تقریباً
- درجۂ حفظ کے ایک طالب علم کا سالانہ خرچ /6000 روپے تقریباً
- درجۂ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی ماہانہ خرچ /3500 (کھانا /2000، دیگر اخراجات /1500 روپے تقریباً)
- درجۂ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی سالانہ خرچ /31500 (کھانا /18000، دیگر اخراجات /13500 روپے تقریباً)
- جامعہ کے 25 افراد (عملہ) کی تنخواہوں، طلباء کے کچن، یوٹیلٹی بلز سمیت مدرسہ کے ماہانہ کل اخراجات (تقریباً) ساڑھے سات لاکھ روپے ہیں۔

مہر

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (30.618 گرام) یا اس کی بازاری قیمت۔ چاندی کا ریٹ چونکہ مختلف ہوتا رہتا ہے اس لئے جس دن حساب کرنا ہو اس دن اپنے علاقہ سے ریٹ لے کر بازاری قیمت نکال لینی چاہیے۔

آج کل 5 ہزار سے کم مہر نہ رکھنا چاہئے۔

	درہم	تولہ	گرام
چاندی کا نصاب	200	52.5	613
کم از کم مہر	10	2.625	31
مہرِ فاطمی	500	131.25	1531

CPL NO:200

ماہنامہ علم و عمل لاہور

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِیْ لِذِکْرِکَ وَارْزُقْنِیْ
طَاعَتَکَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِکَ وَعَمَلاً بِکِتَابِکَ
[طبرانی فی الاوسط 1286]

اے اللہ! میرے دل کے مسام کھول دے اپنے ذکر کے لئے، اور مجھے اپنی فرماں برداری نصیب فرما اور اپنے رسول (ﷺ) کی فرماں برداری نصیب فرما اور اپنی کتاب پر عمل کی توفیق دے۔ آمین

چار موقعوں میں آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم خاموشی اختیار فرماتے

1. اگر کوئی بات ایسی ہوتی جس کے جواب دینے یا جس پر بات کرنے کو بہتر نہ سمجھتے تو اس پر برداشت کرتے وقت خاموشی فرماتے۔
2. کسی وقت جب ہوشیار رہنے کی ضرورت ہوتی تو بھی آپ ﷺ خاموشی اختیار فرماتے۔
3. کسی بات میں اندازہ قائم کرتے وقت یا رائے قائم کرتے وقت خاموش رہتے۔
4. کسی بات کو سوچنے اور اس میں غور و فکر کرتے وقت بھی خاموشی اختیار فرماتے۔ (نشر الطیب)

آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم چار چیزوں میں چوکنا رہتے تھے:

1. اچھی بات کو اختیار کرنا تاکہ لوگ بھی اس اچھی بات میں شریک ہوں اور اس پر عمل کریں۔
2. بُری بات کو چھوڑنا تاکہ لوگ بھی اس کو چھوڑ دیں
3. اُمّت کی بھلائی کے کاموں میں سوچنا۔
4. اُمّت کے لئے اُن باتوں کا اہتمام کرنا جس سے اُن کی دنیا و آخرت کا فائدہ ہو۔ (نشر الطیب)

سفر میں آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم یہ چیزیں ساتھ رکھا کرتے تھے:

تیل، کنگھی، سوئی دھاگہ، مسواک، قینچی، سرمہ دانی، آئینہ۔ (سیرۃ الرسول)

جامعہ عبداللہ بن عمر
23- کلومیٹر فیروز پور روڈ
سوا گجومتہ نزد کاہنہ نو۔ لاہور
پوسٹ کوڈ 53100

ماہ نامہ علم و عمل لاہور کے اجراء اور معلومات کے لئے رابطہ نمبرز
1 0331-4546365 2 0302-4143044 3 042-35272270
مدرسہ کے لئے رابطہ نمبر 1 0322-8405054 2 042-35272270

انٹرنیٹ پر "علم و عمل" کا مطالعہ کرنے کے لئے
www.ibin-e-umar.edu.pk
اوقاتِ رابطہ: کوشش کیجئے کہ صبح 8 سے شام 5 تک ہی رابطہ کیا جائے۔

Email: aibneumar@yahoo.com ilmooaml@gmail.com